بیمنِ عونِ شافیِ مطلق و فضلِ حکیمِ برحق

گلدستۂ تازہ بہارستانِ معارف مصقلۂ جلا بخشِ آئینۂ قلوبِ اہلِ باطن المعنی

دیوانِ ضامن

جلوۂ طبعِ روشن فکر شناسِ رموزِ شریعتِ مصطفوی حضرت ضامن علی صاحب صابری چشتی

در مطبعِ نامی منشی نولکشور واقع لکھنؤ چھپ کر شائع ہوا

باہتمام کیسری داس سیٹھ سپرنٹنڈنٹ ۱۹۱۸ء

بسم الله الرحمن الرحیم

دیوان مضامین

خامه سیگوید با آواز صریر	سکنم مرغان معنی را صفیر

گلدستهٔ معرفت نثار بر نوائیکه اسمش نضارت بخش گلزار معنی ست و گلشن عرفان تصدق بر نامی که ذاتش لاثانی وحده لاشریک له شان اوست انا الله واحد فرمان اوست رموز عارفان معرفت کیش نکته ایست از سراج دیوان عرفانش و نکات مضامین خوش آیین شاعران دقائق اندیش رمزیست از قانون صدر دیوانش و داوین جسیت مضامین پیش او زاک کنه ذات او پاره پاره بسی آواره و مثنویات رنگین نکات بمقابله

معلوماتہ الی یوم الدین عطاپنی

غزل ام باہر سکسپینی

فرمود خدا ابو صف آن پاک	لولاک لما خلقت الافلاک
عرفان خدا باو هویدا	فرمود اگرچه ما عرفنا ک
ای ابر کرم بعشق خود کن	چشم گریان و سینه ام چاک
هجر تو سموم جان فگار است	وصل تو برای ماست تریاک
صوفی به غم تو شست دل شد	فرماش بعشق خویش چالاک

اما بعد فقیر حقیر پر تقصیر عاصی بندهٔ ذو المنن محمد ابو الحسن ابن محمد قاسم علی عثمانی پانی پتی ثم کرنوای که یکی از نبیرهٔ حضرت جلال الدین پانی پتی کاسه لیسان درویشان بلکه خاک پای ایشان ست بخدمت شهسواران مضمار سخن و یکه تازان عرصه این فن که برخی ازین ذائقه روحانی حدیث ان من الشعر لحکمة حظی وافی و حصه ازین مذاق عرفانی خیر الشعراء تلامید الرحمن فیض کافی داشته باشند التماس مینماید خصوصاً بسوی برادران دینی و اخوان یقینی خودمی گراید چونکه از مدتی مدید و عرصه بعید غزلیات معرفت آیات حضرتنا و مولانا و ارشدنا و هادینا و شیخنا در دریای شریعت و سیاح صحرای

۳

قصیدہ از طرف مؤلف بجناب حضرت مصنف مدظلہ العالی الی دور الصباح واللیالی

کہ تا چرخ پر جب تک ستارہ انجم کی محفل ہو
خدا چاہے یہ دیوان قوت روح و رد اہل ہو

رہیں افلاک رقصاں اور یہ خورشید کی جلاجل ہو
یہ گلزار معانی ہے نتیجہ اسکا حاصل ہو

عدو بار وشا اور ماروت ان الفت لمک ہیں
یہ دیوان حسن ہے اسم اعظم سحر بابل ہو

انگوٹھے کیطرح یہ گو کا ستھرا سیہ ہو اٹھا
سیہ رو وہ ہو یہ تش و نکو اسکا باطل ہو

نہ ہو بیٹھی سے اپنی بدزبانی کر سکے ہرگز
کرے تو اوسکی پشیمان زبان کا نام عاقل ہو

یہ دیوان آپکا حضرت ہے جو چشم غور کا طالب
یہ عرفان ہے اگر انسان منصف و عادل ہو

رکھے اللہ سلامت آپکو طلاب کے سر پر
یہ شیدہ بھی تمہارے گلشن میں داخل ہو

کیا ہو دل میں لیے اسکو جمع طرز نگین سے
مجھے بھی کاش حاصل ایسی ہی جمعیت دل ہو

یہ خاکی جسم کل میرا ابھی اکسیر بن جائے
جو اک جزو نگاہ کیمیا حضرت کا شامل ہو

او یا فیض عالم نے تمہاری ذات پائی ہے
تصدق آپکے دل کا مری بھی حل مشکل ہو

دیوان گلدستہ معرفت

تمہاری ذات ہے ابر کرم اے مہر بخشایش
اگر گردو کرم اکدم میں یا دست ساحل ہو

نگاہ فیض گر ڈالو کسی پر چشم عرفان سے
اگر ہو جاہل اجہل وہ کامل ہو مکمل ہو

تمہارا سلسلہ اک قربت حق کا وسیلہ ہے
جو ہو اسمیں مسلسل رحمت حق منتہائی ہو

مطلع ثانی

[illegible]

کھول وین مشکلین سبھی پل مین	اسکو حیدر سا شیر نر دیکھا
شکل لیلی ہو لیگیا دل قیس	مثل شیرین کے قتنہ گر دیکھا
ظاہر و باطن اول و آخر	جابجا اسکو جلوہ گر دیکھا
کعبہ و دیر مین بلا صنم	اپنے دل مین ہی اسکا گھر دیکھا
کہین آتش کہین برنگ باد	کہین خاک اور آب تر دیکھا
سب کو دیکھے نظر نہ آوے وہ	عقل نے اسکو جون نظر دیکھا
حسن کے عاشق ہوے ہین ہم اسکے	پاؤن دیکھا نہ اسکا سر دیکھا

عشق مین اسکے مر چکا ضامن
ہمنے دیکھا تو یہ ہنر دیکھا

اے دل تو کسکی یاد مین دیوانہ بن گیا	اور شوق روی شمع مین پروانہ بن گیا
گھر اسکے جون خیال گریزان ہوا یہ دل	پہلو مین اک رفیق تھا بیگانہ بن گیا
یاد خیال روی بتان خطا چین مین	پہلو ہمارا کیا ہی پریخانہ بن گیا
وحشی ترا ہے حال پریشان و دردمند	فرقت مین یار کی تو مین کیا کیا نہ بن گیا
پیر مغان سے ہمکو ملی ہے شراب عشق	زاہد ہماری خاک کا پیمانہ بن گیا
اے مدعی رقیب تو کیا جانے لطف ہجر	جیسا کہ مین بنا ہون تو ایسا نہ بن گیا
بیت الحرم تھا کعبۂ دل خانۂ خدا	یاد بتان ہند مین بتخانہ بن گیا

دیوان ضامن ۵

[illegible]

دنیا مین زلیخا کی صفت ... یوسف
بازار محبت مین خریدار ہون تیرا

[illegible]

بیہوش کیا ہی مجھے جلوے نے تمھارے
اتنی تو خبر ہے کہ خبردار ہون تیرا

بلبل کی طرح شور و فغان کرتے ہین ہم خواہ
مین خار نہین یار مین گلزار ہون تیرا

مین بادۂ پیمانۂ وحدت کا ہون ساقی
دے جام محبت مجھے میخوار ہون تیرا

کیا غرض مجھے جھگڑے ہین یہ قاضی و ملا
گر نیک ہون یا بد ہون گنہگار ہون تیرا

اے صاحب غیرت مری جلدی سے خبر لے
بدنام ہوا مین سر بازار ہون تیرا

سو بار اگر پوچھیگا تو کسکا ہے شیدا
تیرا ہون مین تیرا ہون مین سو بار ہون تیرا

کانٹا سا کھٹکتا ہون رقیبون کے جگر مین
گل ہو نہین تیرے باغ کا یا خار ہون تیرا

ضامن تری فرقت مین لب جان ہی پیارے
آ مل مرے عیسیٰ کہ مین بیمار ہون تیرا

مسجود ملایک ہی آدم کسکو تو نے سجدہ کیا
بت مین دیکھا کیا ہی تو نے دیکھین خود ذات خدا

خودی کا پردہ ایسا چھایا دلبر ہی تیرے غافل
پھوٹ گئین جب لگی آنکھین نظر آیا تجھے ذرا

چارون عناصر کے اندر پانچوان نائی تجھ مین ہی
جان جہان سب تجھے دیے ہین تجھے بیہودہ کیا

چاند سورج سب ہی خاطر خدمتگار بنا رکھے
اتبک تو نے آپ کو نہ پہچانا جس نے ایسا تجھے کیا

نبی و ولی اور غوث و قطب قائل ضامن نفس کے ہین
نفس کا بندہ بنا جو کوئی اچھا خاصا بھوت بنا

شمع صفت مین ساری رات در پہ تیری خاموش جلا
صبح ہوئی جون شعلہ طور گھر سے جو نکلا نکلدیا

دیوان ضامن

[illegible]

رشتہ مہر و وفا آپ کا ہوتا گنگنا
گوہر دل جو مرا اس میں پروتے جانا

بخت بیدار تو جب اپنا سمجھتا یارب
سر کو زانو پہ مرے رکھ کے جو سوتے جانا

بیوفائی تری معلوم اگر ہوتی ہمیں
تیری الفت میں کبھی دل کو نہ کھوتے جانا

باغ مقتل میں اگر سیر کو آئے ہو صنم
کشتۂ ناز کی تربت پہ بھی لوٹتے جانا

کوئی کہتا نہیں وحشی و مجنون رندا
ہم جو رسوا تری چاہت میں نہیں ہوتے جانا

تیرے کشتہ کو کبھی زندہ نکرنا چاہیے
چارہ سازی سو مری کبھی ہو رہے جانا

باغ دنیا میں ثمر مہر و وفا کا پاتے
تخم الفت کا کسی دل میں جو بوتے جانا

منزل عشق میں ہر ایک قدم پر ضامن
اشک کے دامن حسرت کو بھگوتے جانا

خدا ہی کس جدا خود کو جدا سمجھا
نگار صورت مرشد کو مصطفا سمجھا

جو اپنے آپکو منصور نے فنا سمجھا
چڑھا وہ دار پر جب معنی بقا سمجھا

نصیحت فیہ نہ سمجھا نحن اقرب کو
تو پاس یار کو اتنا بہت جدا سمجھا

تو آپ بار ہر اپنا ڈھونڈھتا ہی کیے
کہ من عرف کے تئیں ہائے نارسا سمجھا

کوئی سمجھتا ہے احمد کو عبدہ بالکل
خدا رسیدوں نے اس ذات کو خدا سمجھا

دکھا دیا مجھے جلوہ صنم کا ہر جا گہ
میں عشق کے تئیں ہادی و رہنما سمجھا

مری نگہ میں ہی بت اور بت شکن ہے وہی
قسم ہے اسکی حقیقت میں جو کہا سمجھا

[illegible]

تیر مژگان کمان ابرو سے
اُس کماندار نے ہمین مارا

شادیٔ مرگ ہم اُسے سمجھے
مہربان یار نے ہمین مارا

مثل موسیٰ کے لن ترانی سن
شوق دیدار نے ہمین مارا

جس نے مارا ہے اپنے ضامن کو
اُس ستمگار نے ہمین مارا

نقشہ جو رخ کا آپکے مانی اتارتا
لوح و قلم کو کلک یہ حق اُسکے وارتا

موسیٰ جو دیکھتا تجھے ارنی پکارتا
کیون تا لن ترانی ہمیشہ سہارتا

زلفون کا دھیان دلمین ہون جسدم گذارتا
شیشہ مین دل کے ہون مین پری کو اتارتا

شیرین لبون سے آپکے یحی العظام سن
عیسیٰ ہمارے سامنے کچھ دم نہ مارتا

آدم مین جلوہ گر جو ہوا نور احمدی
شیطان سجدہ کرتا تو بازی نہ ہارتا

گر دیکھتا مین زلف معنبر کو آپ کی
مژگان کے شانہ سے اُسے کیا کیا سنوارتا

ہے آرزو کہ روضۂ اقدس پہ ہون نثار
آنکھون سے اُون اپنے دل و جان کو وارتا

صل علیٰ محمدن الشافع الامم
دن حشر کے اُٹھونگا یہی مین پکارتا

ملتے ہو کس لیے نہین ضامن سے یا نبی
ہر کوچہ و گلی مین پھرون ہون پکارتا

قسمت و صل صنم نے پلایا نہ گیا
اپنے کشتے کو مسیحا جلایا نہ گیا

دین و ایمان جان دی او ر تمکو جتا نا کر دیا | کیون خفا ہو ہمنے کیا نقصان تمہارا کر دیا

حسن کا طالب ہے ضامن اور نگاہ پیار کا
راز پنہان ہمنے اپنا آشکارا کر دیا

پابہ زنجیر دل از زلف دوتا کا دیکھا
عشق بازون کو گرفتار بلا کا دیکھا

رخ ترا جلوہ نما حسن ازل کا ہے صنم
جسنے دیکھا تجھے دیدار خدا کا دیکھا

مثل سایہ کے پڑے رہتے ہین پا ؤن پہ ترے
ہمنے سایہ کو ترے سایہ ہما کا دیکھا

وصل کے دن کا ترے ہے جنت فردوس کا عیش
شب ہجران کو تری روز جزا کا دیکھا

دل کھچا جاتا ہے قبلہ کیطرف اے قبلہ
اپنے دل مین یہ اثر قبلہ نما کا دیکھا

مفت مین جان گئی وصل کی امید مین ہے
تجکو پابند سدا شرم و حیا کا دیکھا

کھل گئے ظاہر و باطن کے میان پردہ کبھی
جسنے تیرا جو کھلا بند قبا کا دیکھا

بیوفا تو نے وفا کچھ بھی نہ کی ہمسے کبھی
ہمنے کیا کیا نہ ستم تیری جفا کا دیکھا

اپنے ہاتھون سے کیا اپنا ہی خون اے ستم
جسنے ہاتھون پہ ترے رنگ حنا کا دیکھا

دھوکا مجنون کا ہوا مانی و بہزاد کو بھی
تیری تصویر کا جب سنے کہ خاکا دیکھا

لے گیا پہلو سے دل آنکھ ملاتے ہی صنم
فتنہ گر آنکھو نمین تیری یہ چھپا کا دیکھا

ظاہر الطف جتا کر مجھے مارا تو نے
حسن اخلاق ترا یار دغا کا دیکھا

ہو گیا پہلے فنا ہونے سے فانی ضامن
شیوہ بسمل فنا اہل فنا کا دیکھا

[illegible]

برسے کیون ہین سمجھا ہی تجھین بزم [illegible] ہوگا

انکو [illegible] کی آرزو [illegible] آیا ہوگا

چاہ یوسف کی ری ہوگی جو یوسف کی طلب

جھلکی آنکھون مین ترا حسن سمایا ہوگا

خلق نے نیکو کرایا تجھے دل سے ضامن

حضرت شاہ نے الفت سے اٹھایا ہوگا

دل ہوا مشتاق جیسے اس بت نادان کا

سب بھلا بیٹھا ہون قصہ دین اور ایمان کا

[illegible]

ردیف الضاد

جو کیا تمنے کیا مفت مین ضامن بدنام
آپ طالب ہوے خود آپکو مطلوب کیا

اچھا ہے وہ خود اچھا ہی یار بھلا اچھا — اہی یا نصیب چھا دلدار ملا اچھا
کاکل نے تری ہمکو اب مار لیا اچھا — اس مار سیہ کون نے یہ کار کیا اچھا
فرقت مین تری کب تک بیمار جیا اچھا — آ پھر خدا اتنا تو اے یار ذرا اچھا
انکار ہے بوسے کا اقرار ہے ملنے کا — انکار کیا اچھا اقرار کیا اچھا
زلفون کا ترے قیدی سنتے ہین کہ زندہ ہی — اتنک نہوا ہاے بیمار بلا اچھا
ساقی ترا میخانہ آباد ہو اہم سے — پھر جام مے الفت بھر یار پلا اچھا
ہر بار کے جلنے سے ہر روز کے پھکنے سے — اب شمع پہ پروانہ آکیا جلا اچھا
کیا کیا ہی پری پیکر اس باغ جہان مین ہین — کیا گلشن عالم مین گلزار کھلا اچھا
ہے رسم یہ خوبان کی جو چاہین سو کر بیٹھین — ہوتا ہی نہین انکا ای یار گلا اچھا
قاتل تو ذرا اپنے بسمل کو تڑپنے دے — کاٹا ہی جواب تونے خونخوار گلا اچھا

غیر و ہمین تو جاتے ہین خوش ہو کے وہ ای ضامن
اور میرے گھر آنے سے انکار ہوا اچھا

یا علی جیسے ترے لطف کا سایا ہوگا — تخت شاہی سے بلند اسکا تو پایا ہوگا
یا محمد ہے ترے سامنے یوسف ذرہ — دست قدرت نے ترا حسن بنایا ہوگا

[illegible]

[illegible]

ملک عدم سو آپ ہی آیا اپنے اندر آپ سمایا | آپ کو ڈھونڈھا آپ نے پایا اُسکا یہ انجام ہوا

آپ ہی اللہ آپ ہی محمد آپ ہی عاشق اور معشوق
اپنا نام رکھکے ضامن آپ ہی وہ بدنام ہوا

ہمنے جانان کے تئین دلبر جانا جانا
بسکہ خون سے ترا آلودہ نہو جاوا من
تجکو کہتا تھا نہ اے دل تو خطا پائیگا
کیون خیال آوے کسی غیر کا دل مین اپنے
دام کاکل مین پھنسا دیکھتے ہی میرا دل
ہاتھ پاؤن تیرے بسمل کی جو ہون ہان ٹھنڈے
سرخی لب کے لیے خون مرا کافی ہوگا
جیسے احباب نے جبکہ اٹھا لیوین ہاتھ
مضطرب ست ہو مین ہون وہ چراغ کشتہ
تیرے قدمونکی قسم قدمونکا تکیہ ہو تیرے
جو کرا احباب کو احباب سے کردیوے جدا
تیرے عاشق کو ٹھکانا نہ ملا جبکہ کہین
جبکہ سیارہ سے دل بیتاب پریشان ہوا

لیکن اُس جان نے دشمن ہمین جانا جانا
کبک رفتار ستمگار اُٹھا نا جانا
اُسکے کوچہ مین ہر گھر روز کا آنا جانا
عشق نے تیرے کیا تجھ مین ٹھکانا جانا
رنج صیاد یہ نادان نے دانا جانا
قبضہ تیغ سے جب ہاتھ اٹھا نا جانا
برگ تنبول بنا کرکے نہ کھانا جانا
فاتحہ پڑھنے کو جب ہاتھ اُٹھانا جانا
اپنے بسمل کا سفر دیکھکے جانا جانا
بستر گل پہ بہت ہے سر ٹھانا جانا
ہمنے اُسکے تئین ابلیس کا نانا جانا
تیرے کوچہ مین فقط اپنا ٹھکانا جانا
جبکہ زلفونمین کیا تمنے وہ شانا جانا

[illegible]

آتی ہے نظر ہمکو بتوں میں بھی تجلی
دریردہ عزیزو میں طلبگار ہوں کسکا

میں صورت گل آنکھ میں بلبل کی سمایا
اعدا کے سوا اور کہو خار ہوں کسکا

اسطرح گرا خاک پہ ہوں اٹھ نہیں سکتا
پامال روش ناز کے رفتار ہوں کسکا

اے عشق شہنشاہ خداوند دو عالم
جز آپ کے میں بندہ سرکار ہوں کسکا

اب دیدۂ حق بین سے حقیقت ہو نمایان
دیکھو تو کہ میں مظہر اسرار ہوں کسکا

یکتا ہوں مجھے لوکوئی جنس ہے سودا
پردہ ہو بکا میں سر بازار ہوں کسکا

پہلو میں اجل کرمی اوقات بسر ہے
میں اب ہدف تیر نظر دار ہوں کسکا

پہلو میں تری یار ہے جون بوی گل ایدل
میں جھانک بار روزن دیوار ہوں کسکا

ڈھونڈا اسے عالم میں نشان اسکا نہ پایا
وہ کون ہے ضامن میں گرفتار ہوں کسکا

ہے عشق اور محبت دن رات کام اپنا
مشہور عاشقوں میں مجنوں ہے نام اپنا

کسطرح ہاتھ آوے وہ مرغ لامکانی
صیاد ہے نہ اپنا دانہ نہ دام اپنا

رندی و مے پرستی مذہب ہوا ہے اپنا
یہ ذکر جابجا ہے خاصوں میں عام اپنا

ہر قسم دو جہاں سے آزاد ہو گئے ہیں
اسلام و کفر سے ہے آگے مقام اپنا

ہے جسم و جان و دل سے گذرے وہ جو رسے نہ گذرا
ایسے صنم کو ضامن صاحب سلام اپنا

ردیف بائے موحدہ

بے وصل یار ہم ہوئے بدنام بے سبب
بے جرم یار نے دئے دشنام بے سبب

ساقی مجھے بھی بادۂ گلگوں سے مست کر
دایر ہین دور ہین ترے گر جام بے سبب

جان بر ہو کیونکہ خاص شہید نگاہ یار
تیغ نگہ سے مارے گئے عام بے سبب

بن دیکھے روئے یار کے کلمہ پڑہا تو کیا
عشاق اوسکو کہتے ہین اسلام بے سبب

رشک ارم ہوا میرا بیت الحزن کہ وہ
گھر میرے آپ آیا جو گلفام بے سبب

شاید کمند زلف مین دل میرا جا پھنسے
صیاد نے لگایا ہے کب دام بے سبب

حاضر ہون جان و دل سے مجھے قدر کچھ نہین
پھر کیون خفا ہے ہم سے وہ خودکام بے سبب

اُمید وصل یار رہے حق سے حشر تک
خالق نے کردیے ہین بہت کام بے سبب

جب تک کہ جان نہ دیویگا ضامن تو یار کو
ہوتا ہے کب وہ رام دلِ آرام بے سبب

ہے میرے دل مین مدینہ کی زیارت کی طلب
مصحفِ روئے محمدؐ کے زیارت کی طلب

ہے نہین

[illegible]

سہے نہیں دل کو یہ کشف و کرامت کی طلب | ہے مگر مجکو مدینہ کی زیارت کی طلب

دیکھ لون مین قدر عنائی جمال روشن | پھر نہ ہو مجکو کسی کشف و کرامت کی طلب

نور آنکھون مین ہے پیدا رخ روشن سے ترے | چشم خورشید کو رہے مجھسے بصارت کی طلب

ناخدا کشتی امت پہ ہے طوفان بلا | لو خبر جلد کہ ہے تمسے حفاظت کی طلب

عشق نے آپ کے معشوق بنایا ہمکو | آتش عشق کو ہر دم ہے حرارت کی طلب

تاج شاہی سے تو بہتر ہے تمہاری نعلین | سر پہ رکھون تو کرون بار امانت کی طلب

آپ کی شوق محبت مین نکلجائے یہ دم | دیکھئے پھر خدا مجکو ہدایت کی طلب

ہم گدائے در احمد ہین نہین کچھ پروا | چاہ دنیا کی ہمین اور نہ زیارت کی طلب

پنجتن پاک کی الفت مین فدا ہو جانا | تجکو ضامن ہے اگر خاص شہادت کی طلب

تجکو ضامن ہے اگر خاص شہادت کی طلب

رہے کعبہ خانہ جانان ہی ہمیشہ صنم کبھی [illegible] کی ہوا | چھپ کے پردہ مین [illegible]

[illegible] | [illegible]

تجھ کیسے ہین [illegible] | تجھ [illegible]

[illegible] | [illegible]

[illegible] | لب ناز سے [illegible]

[illegible] | [illegible]

[illegible] نازکا ٹھہرگا دم | [illegible]

[illegible]

ردیف تاے فوقانیہ

[illegible]

یا خدا اس قد موزون پہ مبارک ہو بسنت	ساقیا بادہ گلگون پہ مبارک ہو بسنت
چھپی رنگ خط سبز بسنتی جوڑے	یا الٰہی تیرے بندون پہ مبارک ہو بسنت
سرو قد سیمبر و غنچہ دہن سیب ذقن	موج حسن رنگون پہ مبارک ہو بسنت
جامہ سبز قبا سرخ گلابی دستار	زرد شال و تن و پوشانون پہ مبارک ہو بسنت
آج لیلےٰ نے جو پہنا ہے بسنتی جوڑا	داد دیکھ مجنون پہ مبارک ہو بسنت
سرو شمشاد پہ قمری پہ بلبل پہ بہار	اور دل لالہ پہ پرخون پہ مبارک ہو بسنت

اے مرے حضرت محمد دم محلی احمد
اس ترے ضامن مجروح پہ مبارک ہو بسنت

اب تو مستی چھوڑ دے تو او دل بیمار مست	تیری مستی نے ہوں میں قلندر وار مست
ستے بادہ انا الحق جوش میں ہو منصور	خاک ستے بادہ ستے آب ستے نار مست
مست چشم یار کی ہم پر پڑی جو نگاہ	خوار پھرتا ہوں جہان میں بدن میں خوار مست
ستے وحدت کی موئے اور شراب عشق	خاک بادہ آب آتش ہو گئی ہر جا مست
مست بالکل میں ہوئیں ہوش ہے نہ خبر کچھ	تری مستی نے کیا ہے مجھے ناچار مست
لذت کونین سے ہم کام کچھ رکھتے نہیں	اسکے جلوہ نے کیا ہے عاشق دیدار مست
شوق دیدار چشم میں بیخودی یا نگاہ ہے	رب ارنی کہہ رہا ہوں بر سر بازار مست
نگاہ بیخودی ہجر میں ہوں بیخبر ہوں وصل میں	یار بھی مجکو ملا ہے کیا خود ہشیار مست
اک نقطہ میں تو نہیں ہوں عشق میں	شمس تبریز و جنید و شبلی و عطار مست

[illegible]

عین رندی و عیش مین ضامن
ہو کے پارسا ہے کیا عبث

کوچۂ جانانہ یار روا اٹھو جانا ہو عبث
عشق مین اسکی وفا کی غم مین کرنا ہے عبث

بھر گیا یہ دل گھبرا دیکھ تو انجام صبر
یار لیجا یگا از خود غل مچانا ہے عبث

مثل گل دنیا مین ہم آئے تھے چمن کو گل
دولت دنیا کا بالکل کارخانہ ہے عبث

قید مین صیاد کے ہم آپ پھنسے افسوس ہے
مرغ دل قید ستم مین آب و دانہ ہے عبث

زلف سنبل یار کو ہر دم سنواری ہے عبث
کاکل مشکین کو اسے مشاطہ شانا ہے عبث

ہوگا کشتہ جو تری تیغ تغافل کا صنم
انکو جینا ہے عبث اور زہر کھانا ہے عبث

چاہیے عاشق کو خاک کوچۂ جانا ہو رہے
ہو گیا کوچہ مین اسکے پھر کے آنا ہے عبث

اشک دریائی کی طرح اشک شو زمین دامان
آہ کا اسکو عبث نیز ترانہ پانا ہے عبث

جل گیا ای شمع تجھ شوق لی ہو جانانہ
ماتم پروانہ پر آنسو بہانا ہے عبث

ہے اگر منظور جانا رقیبوں سنگ تمہین
چاہیے جانا وہان ہمکو ستانا ہے عبث

تو نہ آیا اپنے کشتہ کو جنازہ پر کبھی
بعد مدت اسکے مرقد پر بھی آنا ہے عبث

مرقد عاشق کو تیرے سایۂ گیسو ہے بس
روضہ پر گنبد کلس اور شامیانہ ہے عبث

لاہوتی جانان اوڑ گیا قید دو عالم چھوڑ کر
مرغ لاہوتی کو صنامن آشیانہ ہے عبث

ردیف جیم

سعدن یہ بخ ہون ایسا کہ مرہون رنج کے
دشت غربت مین بھی ہو یا نو نسی بہار کو رنج

کیون شکایت کیجیے اس یار کا شکوہ ضامن
عشق مین ہوتا ہے عاشق غمخوار کو رنج

جو رنج یا تھ مرا آئے تو کچھ نہ لائے رنج
سوچ رنج کا ہے گنج صد بلائے رنج

بدولت سکے گنج کو دیکھو تو رنج ہوتا ہے
قسم خدا کی ہو کیا کیا نہ یہ دکھائے رنج

خوشی کی باتین کرو دور خوشی سے ہو رنج
عزیز جانو اسے دل سے جو ہٹائے رنج

یہ رنج شغل فضا عرجہاد ڈالے ہے
زمین کے نیچے نہیں جو عون کو یہ تو لائے رنج

مرنج اسلئے جو عشق مین بھی ہو رنج
نہ رنج حور بھی ہوتی ہین مبتلائے رنج

ذرا سی بات نہین رنجیدہ جو کہ ہوجائے
تم اس سے کہا کہ وہ بھی ہو اک بلا کو رنج

مٹا دے دفتر دل سے تو رنج کو ضامن
بہشت سے تو نے تو دنیا مین آ اٹھائے رنج

ردیف حاء حطی

اسکے ملنے اور نجانے کی عزیز دو صلاح
ہے تو صلاح اچھی وہی جو کچھ تمہاری ہو صلاح

اچھی تدبیر اور صلاح زنہار کام آتی نہین
نیک ہو وہ صلاح ہو دلدار کی جو ہو صلاح

جان کا رکھنا بچانا کام عاشق کا نہین
عاشق بیدردانہ سے ہی عاشقو لیلو صلاح

کام سب ہوتے ہین اچھے صلاح مشورت
جو بہت بہتر ہے اسے اس ہی مقرر لو صلاح

اے ظلم شعار آفت جان
شیرین ترے غم میں کھائی تیشہ
وہ سخت ہی سنگدل ترا دل
ہے جسکے تجمل مردم آزار
کیا حور و قصور کی جنت
قدموں سے نہیں اٹھاؤنگا سر
رگ رگ میں جنون ہی وحشیونکی
جینا ہو محال ایک دم بھی
کعبہ بتون کو یون بٹھائے

اس فن میں ترا ہے کون استاد
اوئی ترا کوہکن ہے فرہاد
ہے سامنے جسکے موم فولاد
کیا کیا تجھے داؤن گھاتین یاد
ہم بن مرا دل کبھی نہ ہو شاد
جو چاہئے گا کیجئے گا ارشاد
کیا فصد سے فائدہ ہے فصاد
چھوڑے سے جو دام سے صیاد
واہ حضرت دل تمھاری ایجاد

اشعار سنائے خوب تمکو
ضامن کے سخن کی دیجئے داد

دل میں لگا ہوا ہی وہ تیر نگاہ سحر
ان سرسری نہیں تمھاری تو ادہو
کیا گرم جوشیون میں ہی طبع رسا مری
کب ہو سکے ذقن تجھے ای یار دیکھئے
خالی نہیں اثر سے مری ایک سانس بھی
ہونگے ہم مرگئے ٹھنڈی زندہ دل

یون سرہی خود بخود ہی سبکے سینہ آہ سحر
کر دی خدانے دل سے مرے شب چاہ سحر
مضمون بھی ال ہی نکلے ہی گرم گاہ سحر
تازہ رہے مدام تمھارا یہ چاہ سحر
گر دل سے آہ گرم نکلتی ہی گاہ سحر
انکے مزار سر رہین اور خانقاہ سحر

ردیف ذال معجمہ

پہ روز حشر لرزان سب مین بچاوے قہر کی آتش سے
تو سمجھو ملائک شکل آدم یہان نور محمد تو آن
یہ ملک دو جہان اسکیہ یان پیدا خاص محبوب
بہر رنگ بہر شکل بہر گل اسکے نور کا جلوہ
بسجدہ معظم گشتہ کعبہ بطوف دستشر گشتہ قبلہ
ہزارون معجزہ دکہلائی محمد نے بہت
وہی ہی مالک ملک الٰہی حقیقت مین ہماری
گنبد بر خ مصحف جو کسبیل عشاق السلام
کہا جبرئیل کو مسجد مین اک دن پڑہا ہی کون
کہا جبرئیل نے آکر کہ اے والی تجہے کیون
کہا حبیب اللہ پر پسر کنون رسول اللہ کو مین
کہا منصب نے خوش ہو بشہ سی مرایا ان
فضیلت عرش پر محمود جا دہ
معظم پاک تہی انبیا ہی وہ سنا معظم اولیا
تہین کچہ بی ایسا پایا نہ قرشتی ہوا گر ہر دو شام
منور ہو کر ہو بشر ہی پاپر چکا
اسکے نور سے سب جاگو ہر گشت بزم

تبائیدشفاعت ہو سوید محمد ہی محمد
ہمو نور یہ بیٹھے و بشر ب آمد محمد ہی محمد
خدا خود پر ہنسا او مخلد محمد ہی محمد
ہوید ہی اسکا خال اور خد محمد ہی محمد
یہ بوسہ اور معزز سنگ اسود محمد ہی محمد
یکینے کہ دو جہان مین سب محمد ہی محمد
شفیع امت عاصی کی آمد محمد ہی محمد
کدام آنکس کہ دارد در دو عالم محمد ہی محمد
وہان ہو واحد اور یہان ہی احمد محمد ہی محمد
سوکوات قدس آنکہ باشد محمد ہی محمد
خدا اسکو کہو نگی یا محمد محمد ہے محمد ہی محمد
خدا ہم اسکو تم جانو محمد ہے محمد ہے محمد
کہو کون ہی یہ اہل قد محمد ہی محمد
ملائک ہین تو خواہان ابجد محمد ہی محمد
ید اللہ ہی وہی اللہ کا ید محمد ہے محمد ہی محمد
ملا دو جہان ہو سب زر محمد ہی محمد
اگرچہ ہو مرکب یا کہ مفرد محمد ہے محمد ہی محمد

ردیف را مہملہ

[illegible]

تعریف تری آوے نہ میزان بیان مین		مشکل ہی یہ مضمون سخن سنج کے اوپر

اس عمر عجایب دُر نایاب کو ضامن
کیون کہوئے دنیا کے کشش و پیچ کے اوپر

ہم کہان رہ گئے عاشق بیمار کو چھوڑ		شور محشر کے لیے ہم مین گرفتار کو چھوڑ
ہمین کونین سے مطلب نہین کچھ تیرے سوا		بیٹھے کوچہ مین ترے تسبیح و زنار کو چھوڑ
ہیجان تڑپے ہی کشتہ ترا اے ابر ستم		ہاتھ سے اپنی نہ قاتل ابھی تلوار کو چھوڑ
دیکھ مخمور تری چشم سیہ مستان کو		محتسب تیری گلی مین گئے دستار کو چھوڑ
وعدہ وصل نہ کاہون سے دن ہوگا آخر		عمر گذری ہی مری اب تو اس انکار کو چھوڑ
کو تو جاتا تو ہوا ہی مجھے فردوس کی خوش		اب کہین جاؤن ہون کوچۂ دلدار کو چھوڑ
ہاتھ پاؤن ہی جدا سر بھی کسیکا ہی جدا		نیم جان کرکے وہ قاتل گیا دیدار کو چھوڑ
ہم بھی اب کھاؤ ہلو جاؤ یہان سے اڑ جاؤ		نکل گیا باغ سے تو بلبلو اب خار کو چھوڑ

تیری الفت مین تو ضامن جہان سے چھوڑا
تو نہ او اہل وفا اپنے وفادار کو چھوڑ

گر شکر ادا ہنستا ہے خنجر پہ خنجر		آرام ملا کشتہ خنجر پہ خنجر
چمکا کے ذرا مت ہمین شمشیر سو قاتل		ہم دیکھتے ہین حسرت خنجر پہ خنجر
مدت مین گئی پیاس سی نوش علم کی		قسمت سے ملا بادۂ خنجر پہ خنجر
بے جرم ترے ابرو سو خدار نہ مارا		گو پھر کو نہ تھا دعوی خنجر پہ خنجر

[illegible]

[illegible]

باغِ دنیا میں کسی گل کا نہیں کچھ بھی قیام — جسکو دیکھا آ رہا ہے کو وہ کمھلا یا نظر

خاک بنے پایا وہ رتبہ خاکساری سی یہان
فرش سے آتا ہے ضامن عرش کا پایہ نظر

ہمکو مقتل گاہ میں جانان کی جانا ہی ضرور — تیغ سے اُس دلربا کی سر کٹانا ہی ضرور

ہیں کیا کرتا ہوں سجدہ سنگِ در پر بار بار — کیونکہ یہ خانہ خدا کا آستانہ ہی ضرور

سبزہ رنگت پہ تمھاری خال طرہ کی ہوا — اب ہلا ہل مجکو پینا زہر کھانا ہی ضرور

دل لیے جاتا ہے کھینچے کوئے جانان کیطرف — جذبہ حسنِ بتان اب کھنچے جانا ہی ضرور

جان دونگا روز دل بھی دونگا تم دن — آج دلبر کو مجھے گھر اپنے لانا ہے ضرور

ذبح تم کرتے نہیں اور قید کر چھوڑا مجھے — کوئی دم کا اور اپنا اب وہ دانہ ہی ضرور

گم ہوا ہے گھر ہر دل کو ہو جانا نہیں اگر — چھانے مٹی کو دانکی اسکو پانا ہی ضرور

ہمکو کیا مطلب کسی سے ہم ہیں دیوانے تیرے — گو بُری خلقت ہی اور اُلٹا زمانہ ہی ضرور

جان و دل اسلام و دین سب تیری خاطر کھو چکا
ضامن مسکین کو اب تو منہ لگانا ہی ضرور

ردیف زائے معجمہ

وصل ہو وے نہ رقیبوں کا جہان میں ہرگز — نام آجائے نہ عیسیٰ کا زبان پر ہرگز

گل بوم ہو نی شان کی بس ہے یہی شان — بے نشانی کا نہ کچھ نقطہ زبان پر ہرگز

[illegible]

جو کہ ہین خاک نشین تارک دنیا ہی نہین
ہوگیا سینہ مشبک ہدف تیر نگاہ
صنعت خاص خدا ہی طلسمات جہان
واہ وا جذبۂ الفت یہ بنایا وحشی
دولت حسن کمالات یہ فانی سب ہین

یا زلے کھتے ہی نہین تخت شہان پر ہرگز
دیکھ رکھنا نہ کبھی تیر کمان پر ہرگز
عیب جوئی مجھ کو نا زبان پر ہرگز
نہ چھوڑا نہ کبھی ہمکو مکان پر ہرگز
تو غرور اتنا نہ کر عمر دوان پر ہرگز

ضامن اسرار ولایت کا بیان کیجیے کیا
وہ تو موقوف نہین شرح و بیان پر ہرگز

کیا سبب ہے کہ وہ آیا نہین گلفام ہنوز
الفت یار مین جبتک نہ ہو بدنام کوئی
مرغ دل بند کیے سیکڑون صیاد نے پر
کیون گل لالہ مزار دل سوزان پہ کھلے
گر جو بیٹھا کہین دعوے تری ہمچشمی کا
دل پھٹا اور عناصر کا قلعہ ٹوٹ گیا
رات دن یار تری حسن کی سرکار سی صبح

وعدہ کرتا ہی وہ لے ہر صبح و شام ہنوز
عشق اسکا بخدا خام ہے بس خام ہنوز
زلف پیچان کا لپیٹا نہین ہے دام ہنوز
کیا نہ خاک بھی دیتے نہین آرام ہنوز
اسلیے سنگ سے کٹتا ہے یہ بادام ہنوز
آہ دلبر نظر آیا نہ لب بام ہنوز
بھیک مانگے ہے مہ و خور کے لیے جام ہنوز

آج کل کے ترے عاشق تو اڑاتے ہین لذت
ہاے حسرت دل ضامن رہے ناکام ہنوز

۳۱

اُسکے کوچے سے تو نہ لیکے صبا	میرا اٹھیگا غبار سو سو کوس
بو ہی گل کی طرح نہان ہمسے	ہے گریزان وہ یار سو سو کوس
ہے یہ وادی عشق دیکھ کے چل	جابجا ہین یہ خار سو سو کوس
چشم آہوے صید افگن نے	اب نہ چھوڑا اُنکا (؟) ر سو سو کوس
گیا پہلو سے برق کے مانند	دل مرا بیقرار سو سو کوس
نہ بچا تیرے دام سے صیاد	مرغ دل ہوشیار سو سو کوس
کہہ چکا تھک گیا تو بیٹھ رہا	رب ارنی پکار سو سو کوس
ہم کا اُسکے پیادہ پا نہ چلے	جون نظر جا سوار سو سو کوس
کل سفر پیش اور دمادم کوچ	بیچتے ہین بیٹھا ر سو سو کوس

ضامن اس کا پتا کہین نہ ملا
ہمنے ڈھونڈھا وہ یار سو سو کوس

جو صید کشتہ ہو نہ دام اور قفس کی ہوس	تو مرغ دل کو ہے ہے تمھاری بس کی ہوس
کسی کو ناقہ لیلی کے ہے جرس کی ہوس	ہمین ہے یار کے انداز خوش نفس کی ہوس
مثال عاشق پروانہ شمع رو پر جل	نہ بیجا صفت طیر رکھ مگس کی ہوس
ہمین ہے پاک تعشق جمال یار کا شوق	نجس کو ہوتی ہے ورد لداز نجس کی ہوس
بیعشق یار ہے صادق تو جان دے پہلے	مقام عشق مین باطل ہے بوالہوس کی ہوس

[illegible] وہ شاہ حسن دکھاتا ہین جمال کچھ [illegible] ہوا سے تخت سلیمان خاک کا بستری [illegible] جون ۱۹۱ [illegible]

تمھارے سے جھکا دنیا کے [illegible] کہان ہے تخت سلیمان [illegible] مقام فانی ہے دنیا [illegible] ہمین تو ایک فقط آپ کی ہے ہوس [illegible]

ضامن [illegible]

[illegible]

کچھ چل نہیں سکنے کا بس ٹوٹیگا جب جاں کا قفس	جاں کا قفس جاں کا قفس اللہ بس باقی ہوس
آخر و نہی مرنا ہی بس جیتا ہے گو سو برس	گو سو برس گو سو برس اللہ بس باقی ہوس
لیلی کہاں مجنوں کہاں آتی ہے یہ بانگ جرس	بانگ جرس بانگ جرس اللہ بس باقی ہوس
اس گنبد بن گل چین آنکھوں میں ہیں سب خار و خس	سب خار و خس خار و خس اللہ بس باقی ہوس
پیت دنیا ہی عبث کب تک گنے گا پانچ دس	کیا پانچ دس کیا پانچ دس اللہ بس باقی ہوس
کل شئے ہالک فانی ہے سب مور و مگس	مور و مگس مور و مگس اللہ بس باقی ہوس
اے طائر جاں در قفس فریاد مت کر صبر کر	اے در قفس اے در قفس اللہ بس باقی ہوس
مجنوں سا بن میں پھر رہا ہم چھوڑ دو دامن مرا	اے خار و خس اے خار و خس اللہ بس باقی ہوس
اے مونس غم ہم نفس تو بھی گریزاں ہو چلا	اے ہم نفس اے ہم نفس اللہ بس باقی ہوس
فریاد ہے تجھ سے مری اے دادرس صابر علی	اے دادرس ہو دادرس اللہ بس باقی ہوس
بس کام آئیگا یہی کر یاد حق اے ہم نفس	اے ہم نفس اے ہم نفس اللہ بس باقی ہوس

ضامن سگے ہیں دادرس مخدوم ہیں فریادرس
فریادرس فریادرس اللہ بس باقی ہوس

ردیف شین معجمہ

آتے ہیں تیرے عاشق شیدا کو غش یہ عشق	مجنوں کی طرح کشتۂ لیلی کو غش یہ عشق
مت کھول فصد خوں کی عوض میں آنسو نکلینگے	مجھ ناتوان دل شیدا کو غش یہ عشق

ردیف ضاد معجمہ

[illegible]

ردیف ضاد معجمہ

ہمکو نہیں کچھ شیشہ و ساغر سے غرض
رکھتے ہیں ہم تو مالک مختار سے غرض

ہمکو غرض فقط ہے تو اک یار سے غرض
کچھ اک غرض ہے نہ دو چار سے غرض

تار نفس کا تار رہے یار کے ساتھ
شیخ ہمکو کام نہ زنار سے غرض

خاک سے لگا نہ زخم پہ مرہم لگائیے
بسمل کو یار کے نہیں طومار سے غرض

بڑھ جائے مرض عشق دوا ایسی کی طبیب
رکھتا ہے یار بھی دل بیمار سے غرض

آب بقا سے کام نہ عیسی و خضر سے
ضامن کو یار سے ہے تیرے دیدار سے غرض

ردیف طائے مہملہ

جسکو سمجھے تھے صحیح ہم اسکو اب پایا غلط
جز تجلی یار کے دیکھا نظر آیا غلط

دفتر موہوم ہستی کا سبق ہمپر کھلا
خود غلط مضمون غلط انشا غلط املا غلط

پہلے ہم کب تھے کہاں ہونگے پھر چند روز
ہم خودی اپنی میں آکر کھا گئے دھوکا غلط

جسنے دیکھا برملا روئے جمال نازنین
ہو گیا سودا مجازی زلف کا سایا غلط

سچ بتا اے مولوی کس وہم میں گمراہ تجھے
عشق میں جو رونکے سمجھا عشق مولا کا غلط

آنکھ حق بین کھول دی اور آنکھ خود بین بند کر
دیکھ تو اب کیا صحیح ہے اور ہے کیا کیا غلط

مصحف رخ ہے جمال یار ضامن ہے صحیح
دحی مازاغ البصر ہے اور جو سب کچھ ہے غلط

[illegible]

نامہ مین کیا لکھین کہون حال آہ کیا | وان گفتگو تو قاصد طرار سے منع
ظالم کہ تنے قتل کیا تیغ ناز سے | پر قتل مجھ غریب کا خونخوار سے منع
حاصل جواب نہ کسی بات کا وہان | اقرار بھی منع ہے تو انکار سے منع

وحدت کے میکدے مین نہ زاہد کا ہو گذار
ضامن وہان تو جبہ و دستار سے منع

ردیف غین معجمہ

کافی ہین پھر لشش تن قلس ہی کو داغ | رکھتا ہون شکل لالہ ہی در یا قبا ہے داغ
چھاتی سی کیون نہ عشق مین لکھون تجہ لگا داغ | ہر داغ دل کے واسطے دل ہی برا ہے داغ
ہر سینہ عکس جو اپنے چھپائے داغ | چھپتے ہین کہ چھپائے سے جو ہمنے چھپائے داغ
دیکھی جو میکدے سینہ پر داغ کی بہار | بلبل نے گل کے آنکھوں سے پھر لگائے داغ
مین سوز غم سے جلتا ہون خورشید کیطرح | رکھتا ہون سینہ مین دل سوزان کی جائے داغ
سو بار کو ڈالا ہے نار جہیم مین | قسمت کا پر خدا نہ کسی کو دکھائے داغ
عریانی کا جنون مین نہین ہی ہمین خیال | پہنائی ہے جنون نے ہمین بھی قبائے داغ
دکھلایا مین نے جو تن گل خوردہ باغ مین | طاؤس نے بھی شرم سے اپنے چھپائے داغ
چھلا دیا حد و کوشتانی کا شوخ نے | کیا کیا نہ جینے رشک سے ہین دل نے کھائے داغ
لا کر کیطرح داغ ازل مین لائی ہین | کیا صانع قضا نے میری بنائے داغ

۲۵

یہ چار دن کی ہے فصل بہار گلشن میں	فروغ حسن پہ اے گل نکر تو اتنا لاف

اسی کو خانہ کعبہ کہے ہیں اے ضامن
جو دل ہے پاک کدورت سے مثل آئینہ صاف

ردیف قاف

بہت جہان میں ڈھونڈھا نہ پایا ہمنے رفیق	سوا خدا کے نہیں وقت پر کوئی شفیق
خیال چشم بتان میں یہی رہتا ہوں سرشار	کہ جیسے مست کوئی ہو کے پیوے جام رحیق
ہر ایک موج کو کہتے ہیں اسکی موج فنا	سنے کہ عشق کا دریا بہت بڑا ہے عمیق
مقام عشق میں شاہ و گدا برابر ہیں	یہ بات عشق زلیخا سے ہو گئی تصدیق
یہ کار خیر ہے جلدی ضرور ہے آمین	ہمارے قتل میں کرتے ہو کس لئے تعویق
ہوا خجل در دندان سے تیرے دُرِّ یتیم	لبوں کے آگے ہو شرمندہ تیرے رنگ عقیق
عدو سے ہو گیا بے شبہ ہمکو وصل نصیب	ترے تبسم بیجا سے ہو گیا تحقیق
ہمارا تو ہادی ہے مولا ہے احمد مختار	دو کون میں نہیں جز اسکے ہمارا کوئی رفیق

ہماری کشتی کا ہے ناخدا خدا ضامن
ازل سے قلزم رحمت میں ہو گئے ہیں غریق

ردیف کاف

بشر یہ کیا کرے ادا صاحب لولاک	ہو اسکی مدح میں سرگرم خود خدا پاک

ردیف لام

[illegible]

ردیف میم

[illegible]

دل میں جو آکے یار کی دلداریاں کرے	عزت طلب ہے ناز طلب لاڈلے کا دل
خوشبو کا فرش بادصبا نے بچھا دیا	کھاتا پھرے ہے ٹھوکرین کس لاڈلے کا دل
شمع کیطرح جل ہی گیا اور کچھ کہا	پیدا کیا ہے ہمنے یہ کس جی جلے کا دل

خنداں ہے گاہ گریہ گریزاں ہی رکھ سا
ضامن دیا خدا نے تجھے جی جلے کا دل

نہیں دل ہاے بچانیکے قابل	نگہ تیر کا ہوں نشانے کے قابل
مرا ہے قاتل کٹانے کے قابل	تری تیغ ہے آزمانے کے قابل
اگر کوئی سر ہے کٹانے کے قابل	وہی اس گلی میں ہے آنیکے قابل
ہنسایا کسی کو دیا ہمکو گریہ	فقط ایک میں تھا رولانیکے قابل
شہید ستم کو نہ پانی سے دو غسل	یہ لاشہ ہے خون سے نہانیکے قابل
عید قربان دکھائے ہے ہمکو	گلے سے ہے خنجر لگانے کے قابل
میں نقش کف پاے جاناں ہوں اے غم	نہ ہے چین یہ نقشہ مٹانے کے قابل
مرا عشق اور جور تیرا ستمگر	یہ نادر ہیں دونوں نبھانے کے قابل
میں وہ ناتوان ہوں مرا دم ہے آندھی	ہوا بادہ غم کے اڑانے کے قابل
ہوا مار گیسو یہ عاشق مرا دل	یہ سانپوں سے ہے کٹانے کے قابل
فدا ہوں کسی گل کی الفت میں بلبل	مری قبر ہے گل چڑھانے کے قابل

۲۷

دیوان ضامن

[illegible]

ضامن کو اپنے سر کی قسم [illegible] کیا صنم

ردیف نون

[illegible]

تو نہ چھوڑیگا ہمین بن قتل و اہل جفا
ہمکو مارا ہے محبت نے کسی گلفام کی
وہ بت کافر ہوا کب رام ہم کافر ہوے
مرنے کو مدت سے سنتے ہین عزیزو ہم وصال

مار پھر نام خدا تلوار مر جائینگے ہم
قتل بلبل پر سر گلزار مر جائینگے ہم
تار گیسو کی ہین زنار مر جائینگے ہم
اس تمنا مین ابھی غنچوار مر جائینگے ہم

آجکل پر جھوٹے وعدے کرتا ہی ضامن وہ شوخ
ایکدن یون ہی مگر ناچار مر جائینگے ستم

تیری فرقت مین ادبت خود کام
بت پرست آپ اور ہمارا نام
تو زبان اپنی یار تھام نہ تھام
کیا تازہ ہے بوی گل سے دماغ
لیکے دل اس پری نژاد نے یون
ہمنے بہتیری بت پرستی کی

کام اپنا ہوا اتمام تمام
حضرت دل تمھین سلام سلام
ہر سخن جائینگے ترے دشنام
رہے آباد باغ حسن مدام
وحشیون مین کیا مجھے بدنام
نہ ہوا رام پر وہ دل آرام

کربلا کو ہے یار سے ضامن
اور بلا اسکی ابروے صمصام

دم باز تھا جو ہم کو وہ دم دیگیا صنم
امید وصل بھی ہمین فرقت ہوئی نصیب

آرام لیگیا ہمین غم دے گیا صنم
عوض مین وصل کی ہمین دم دے گیا صنم

ہے ساغر [illegible] سارا چمن مین
[illegible] ہزار چمن مین
نہین [illegible] بلبل گلزار چمن مین
[illegible] بیکار چمن مین
[illegible] گل [illegible] چمن مین
[illegible] نظارہ چمن مین
[illegible]

۲۸ [illegible] ضامن

حیران کی [illegible] وار چمن مین
[illegible] چمن مین
[illegible] ہمیں آج [illegible] چمن مین
[illegible]
[illegible] چمن مین
[illegible]

صبا [illegible] چمن مین
[illegible] غنچہ چمن مین
[illegible] چمن مین
[illegible]

ضامن

نہ ضامن کو الفت ہے سیر چمن سے
نہ تجھ بن سے ہے ہم کو گوارا چمن مین

ڈھونڈھا ہا اُسے جہاں میں ابتک ملا نہین
ارض و سما مین یار کا ملتا پتا نہین

کوچہ تمھارا فرض کیا کربلا نہین
پر قتل گاہ دہلی سے کم بھی ذرا نہین

مجھسے زیادہ تم پہ کوئی مبتلا نہیں
گر مبتلا بھی ہے تو یہ اوس پر بلا نہین

جل کر کے جسم خاک ہوا اور نہ کچھ بچا
جس طرح مین جلا کوئی ایسا جلا نہین

بلبل بھی مر گئی غم باغ و بہار مین
شاید کہ اِس چمن مین کوئی گل کھلا نہین

جو کچھ کہ مجھپہ گذرا وہ قابل بیان نہین
راز درون پردہ کسی نے کہا نہین

دل مین یہی ہے ٹھری کہ مرجایے ابھی
پر کیا کرون کہ آتی یہان تک قضا نہین

گردن پہ آپ کی تو مرا خون ہو چکا
بے جرم قتل مجھکو کیا تم نے کیا نہین

مت رکھہ خیال زلف سیہ ناگنی کا دل
افعی کو آستین مین کوئی پالتا نہین

شاید ہمارے خون کی مہندی لگاؤ گے
دست جفا پہ آپ کے رنگ حنا نہین

ضامن اُدھر کے چلنے کی تدبیر کیجئے
بن وصل یار جینے کا اپنے مزا نہین

عاشق کسی پری کے نہ ہم دلربا کے ہین
ہم کو قسم خدا کی ہے طالب خدا کے ہین

تکمے کھلے جو آپ کی جیب و قبا کے ہین
رشک قمر ظہور یہ نور خدا کے ہین

پھندے مین آ پھنسے کسی کافر بلا کے ہین
جب سے کہ قید یار کی زلف دوتا کے ہین

شمشیر کھینچ کر نہ مرا خون کیجئے
ہم تو شہید آپ کے رنگ حنا کے ہین

ہم خاکسار ہیں ہمین نام و نشان سے کیا
آخر گئے وہ خاک مین ہم کو ملا کے ہین

[illegible]

اتنا جور و ظلم نہ کر مجھ غریب پر
ہم نے بجا کہا جو کہا تم نے جا بجا
آہ و فغاں ہے نالہ و فریاد بلبلو
قربان تیر جنبش لب پہ ہوں لاکھ بار
ہمکو چھڑا دیا غم فرقت سے ایکبار
سجدہ اسے ہی کرتے ہیں جو رو صباح میں ہم
مدت سے ہوش میں نہیں آیا مریض عشق
عاشق کو کام کیا ہے تہمت کیا
جینے کا حشر تک نہیں احسان

بندے خدا کے ہم ہیں تو بندے خدا کے ہین
بدنام کر چکے ہمیں نوبت بجا کے ہین
یہ گل کھلا گئے باغ میں باد صبا کے ہین
مردے جلا گئے یار نے گالی سنا کے ہین
احسان مند ہم تری تیغ جفا کے ہین
نغمے ہمارے کان میں تا لو ایلے گئے ہین
کہدو کوئی کہ یار کو لائے بلا کے ہین
ہم کہاں تھے واسطے خواہ مخواہ کی تمنا کے ہین
مقتول ہم تو یار کی ناز و ادا کے ہین

دنیا تو بود و باش تو ضامن ہوا یہ ہم
دیکھا جو غور کر کے یہ پتلے ہوا کے ہین

اے شمع رو ہے اپنا سینہ کباب تجھ بن
گل گل بگڑ رہی ہے بیکل کیا ہے پیاسا
آہ و فغاں ہے حیرت بیٹھے ہیں ہم کرانے
دود چراغ کشتہ الفت میں آپکی ہو لئے
شعلہ بنا دیا ہے اور آتش محبت
شیرازہ محبت اور عقل کی کتابین

اور بحر زندگی ہے مثل حباب تجھ بن
کچھ دم نہ مار تیرا ہیں جنگ و تاب تجھ بن
سب بند ہو گئے ہیں فرقت کے باب تجھ بن
اور زندگی ہے اپنی مثل حباب تجھ بن
جیون برق جا بجا ہوں اسپ لباب تجھ بن
سب منتشر ہیں پیارے وصل باب تجھ بن

[illegible]

دیوان ضامن

کشتۂ تیغ جفا کے لاشۂ مظلوم کو
اشک خونی کے سوا کوئی تو نہلاتا نہین

جل گیا محفل مین لیکن شمع سان خاموش ہون
برق کے مانند مضطر ہو کے چلّاتا نہین

بے سبب خفگی نہین کچھ دشمنون نے کیا
آپ بھی آتا نہین اور ہمکو بلواتا نہین

جان بلب ضامن ہوا اب تو محبت سنگین دل
ہاے قسمت وہ ستمگر کچھ تو فرماتا نہین

حسن و جمال یار تو کب جابجا نہین
پر کیا کرون کہ آنکھ حق نما نہین

دریاے غم سے پار مین ہو جاؤن کسطرح
طوفان مین ہے جہاز مگر نا خدا نہین

فردوس ہی بہشت ہی عرش برین ہی ہے
آیا جو کوے یار مین پھر کر گیا نہین

دشنام دیکے مرحبے جلائی ہین یار نے
عیسیٰ کے لب مین دیکھا تو ایسی شفا نہین

جاؤن کدھر مین تیرے سوا چھوڑ کر تجھے
تجھ سا جہان مین یار کوئی دوسرا نہین

عاشق اگرچہ مخزن رنج و بلا ہے پر
مانند ہجر کے کوئی رنج و بلا نہین

ہجر بھی تو کر رہا ہے جدائی کا وہ ستم
لیکن یہ شکر ہے کہ وہ کافر خدا نہین

لیجائینگے مزار مین مجنون کی استخوان
زنجیر میرے پانون کی وحشت بلا نہین

باد خزان نے یار کی برباد کر دیا
غنچہ ہمارے دل کا جو اب تک کھلا نہین

پیاسا تجھائی کوئی پلادو سبیل ہے
ہے میکدہ یہ پیر مغان کر بلا نہین

دامن ہے میرے ہاتھ مین مخدوم پاک کا
ضامن کو خوف دونون جہان مین ذرا نہین

جان اپنی تو ہے فقط بحیبان	اپنے جانان کی جان رکھتے ہیں

کیا فنا نے مزا دیا ضامن
کہ بقا سے ہم آن رکھتے ہین

گوہر نایاب دندان ہین جہان یار مین	سرخی لعل بدخشان ہے زبان یار مین
ابروی خدار اسکے اور مژگان سنان	دستۂ تیر قضا دیکھا کمان یار مین
آنے کی اسکے خبر تھی آن سے یا دہ آیا	آن نکلی ہے عجائب آج آن یار مین
کل زانو پہ یہ سر تھا آج یہ رقیب ملا	ٹھوکرین کھاتا پھرے ہے آستان یار مین
روزن دیوار سے شاید وہ آ جھانکے مجھی	تاکتے ہین اسلیئے ہم تا بیران یار مین
سب گلو تکتا ہے معطر بو ہے گلشن دماغ	کیا نسیم آئی گذر تو بوستان یار مین

ڈھونڈتے ہستی کو ہم ہین کچھ نشان ملتا نہین
ہم مکان رہتے ہین ضامن لامکان یار مین

ہوو دور وصل کا ہی وہ کیا مجھے مارا اسکی خبر نہین	شب ہجر کی ہے یہ کیا بلا کہین جو مل اسکی اثر نہین
وہ طبیب اپنا شفیق تھا مری نبض دیکھ یہ کہتو لگا	جلے دل کا کچھ علاج کیا رہا پہلو مین مجھی جگر نہین
نہین سنتا کوئی مری صدا کہون کس سے حال اپنی جا	دل ناتوان گیا ایسی جا جہان جانے کا بھی گذر نہین
مری حال زار کو دیکھ کوئی دیکھو ہے تو کہو ہے وہ	یہ مریض عشق ہے دو تو سے یہ جنون سحر نہین
سنے کون نالہ بلبل گل ہا نشین پہ تو مست جلوہ	چمن ان سے ابٹھ چلو کہ شگفتہ یان کا شجر نہین
لکھی نقش کی بھی تحسین گری پڑھی موج محبت سامری	کہ جو باغ ہو تو مردہ پری یان ہوا کچھ بھی اثر نہین

ردیف النون

عشق آئینہ ہے اسرار تجلی ہمہ جا
دیکھ لو جلوہ نما آپ ہے پیارا مجھ مین

ملک دل تو نے جو ضامن کا لیا اے عشق
آ بکا گھر ہے میان رہنے خدارا مجھ مین

ہین نہین یار وہ خیالی فتنہ گر کی ایڑیان
خون عاشق مین لگے پا اور تر کی ایڑیان

وقت ذبح گر رکھو وہ ہمر منہ پر پا بناز
چوم لون ہین ہم بہانے سیمبر کی ایڑیان

محفل جانان مین جانا چاہتا ہو دل اگر
کر کے پیشانی کے اور سر کی ایڑیان

اپنی آنکھون سے بناؤن زیر پائی پا بنا
برگ گل کے پانون ہین اور ہون گہر کی ایڑیان

کچھ جواب خط نہ آیا اور پیغام زبان
چلتے چلتے گھس گئی ہین نامہ بر کی ایڑیان

ہے وہ پودہ حسن کے گلشن کا سر پانون تک
چشم نرگس بیمار نرگس نازبر کی ایڑیان

اپنی آنکھون پر رکھون اور سر پر لون اٹھا
غنچہ گل سے ہین نازک سیمبر کی ایڑیان

چل پہا نسے ایڑ کو بولا کہ کیا منہ پر تو ا
چوم لے تو جیسے اپنے شک قمر کی ایڑیان

قرۃ العینین حاصل جب ہوا و ضامن تجلی
اپنی آنکھ پر رکھون خیر البشر کی ایڑیان

گذر رہی ہین سو برس مجھے ہین یار رات دن
تڑپ رہے ہو تیرے ہجر مین یہ دل زار رات دن

ممکن نہین ہے جو رستے تیر کو کوئی بچے
قاتل علم ہے آپ کی تلوار رات دن

عالم شباب کا مرا سارا گذر گیا
امید وصل مین تیری عیار رات دن

مجنون کو خلق نے تو اب ایسا بھلا دیا
میرا ہی ہر گلی مین ہے تکرار رات دن

اگر عاشق ہو تو مشتاق اسی در میں نگار رہنا
نہیں کوئی رفیق اپنا نہ کوئی چارہ گر اس جا
گر دن ہنستے پڑے دن پڑے ہون کہیں گم یار ملی ئے

ہوا حسن گل پہ تو مفتون کہاں جا کدہر ڈھونڈھون
میں کس سر از دل کہون کہاں جاؤں کدہر ڈھونڈھون
دل و جان پیچ میں یاں دون کہاں جاؤں کدہر ڈھونڈھون

فراق یار میں ضامن عجب حالت ہے اس دل کی
بہ رنگ لالہ ہے پر خون کہاں جاؤں کدہر ڈھونڈھون

طوطی نغمہ سرا ہے شیرین دہن گلرخ میں
رشک یاقوت ہیں لب حسرت گوہر دندان
مثل نے پر ہے گلو نغمہ داؤدی سے
رقص طاؤس ہے چمن کبک روش عیسی دم
دیکھتے ہی تجھے اے محو تماشائے جہان
گل رخ و سرو قد و نرگس چشم جادو
مر گیا عاشق جانباز یہ ہے شہر آشنا

بلبل باغ ارم سرو سمن گلرخ میں
آب حیوان ہے سخن سیم دہن گلرخ میں
شکر آمیز سخن شور فگن گلرخ میں
پائے کوبان چو غزالان ختن گلرخ میں
ہو گئے سب کر دہن تشنہ ہرن گلرخ میں
زلف سنبل ہے دیا مشک ختن گلرخ میں
آگے پہنا ئیے ہاتھوں سے کفن گلرخ میں

آج ضامن کو سنا دو وہ صدا طوطی
جسکے قربان ہیں سب باغ چمن گلرخ میں

ٹھنے بحر عشق میں ہر چند مارے ہاتھ پاؤن
قید میں مجنون زنجیر کو خوب سکتا ہے ہاتھ پاؤن
کھینچ سکتا ہے ہانی پیر دست پا کی شکل

اب ہوئے پیچ سلاسل سے کنارے ہاتھ پاؤن
چھٹ نہیں سکتی سلاسل سے بیچارے ہاتھ پاؤن
مانی قدرت نہ تیرے سنوارے ہاتھ پاؤن

ردیف واو

خدا کے واسطے مجکو نہ بھولنا ضامن
غلام آپ کا ہے زر خرید ہے ضامن

تری عاشق کو صبر الجان اگر ہووے تو میں جانوں
ترے مجنون سے دائی کہین جنگل میں چھپا جاکر
تو اپنی کھولدی کاکل رخ تابان پہ اد پیا
چلا دی آتش الفت لگا وی آگ تو دیسی
تری تیغ تغافل سے یہ بسمل ہوا قاتل
کلیجا کھالیا غم نے تری عاشق کا اے جانا

مثال برق یان تیر گذر روئی تو میں جانوں
بسا بستی میں عاشق کا جو گھر ہووے تو میں جانوں
گھٹا کالی سی ہے تابان بدر ہووے تو میں جانوں
بر رنگ شمع سر تا پا شرر ہووے تو میں جانوں
ادہر ہووے تو میں جانوں ادہر ہووے تو میں جانوں
ذرا تو دیکھ لے آکر جگر ہووے تو میں جانوں

ترا احوال خستہ پر اگرچہ روتی ہیں دشمن
ہو اسکے دل پہ اے ضامن اثر ہووے تو میں جانوں

ناوک انداز ہیں اے یار تمھاری آنکھیں
شرمگیں آنکھ بلا خیز غزالان جیسیں
تو وہ صیاد ہے آہوئے فگن تیری نگاہ
کیوں ہو بیمار مری لیتیں یاد وہ ازبس
شوق لیتیں ہا نرگس شہیدا کا ذرا
اک نظر کرتے ہی اسطرح خدا مجھ سے کھلا
مجکو دوست ہوا عاشق شیدا ضامن

تیر و تلوار لگاتی ہیں تمھاری آنکھیں
نرگسیں چھین کو جان سے سنواری ہیں
مرغ دل کیونکر بچے ہیں یہ شکاری آنکھیں
نظر پیار سے دیکھی ہیں یہ پیاری آنکھیں
جیسے دیکھیں ہیں تمھاری یہ پیاری آنکھیں
انکی آنکھوں پہ ہیں قربان ہماری آنکھیں
جیسے دیکھی ہیں تمھاری وہ خماری آنکھیں

سرکو زانو پہ مری سو کی ہو رکھکر جایا — صبح تک میں نہ پر یہ ادا اٹھاؤں تجکو
ہن مسیحا نے کبھی یہ نہ کہا صد افسوس — عاشق کشتہ جانبا زجلاؤں تجکو
ہاتھ جوڑوں تری پاؤں پہ پڑوں میں رکھکر — حسب مقدور دل ازرہ مناؤں تجکو
چشم اغیار نہ دیکھیں تجھے ای کان حیا — حشر تک دل میں گہر وار چھپاؤں تجکو
اسکی خوابیدہ آنکھوں لینی اشارہ یہ ہے — آنکھ لگتے ہی نہ خاک سلاؤں تجکو
گل کھلائے تری شمشیر جفا نے کیا کیا — تو جو آ مرے تو ستمگار دکھاؤں تجکو

جی میں آتا ہے ترے ضامن شیدا کبھی
خوب رو کرکے مرجان ہنساؤں تجکو

راز نہاں ہی جلوہ گر سامنے میرے ہو بہو — چشم بچشم رخ برخ خندہ بخندہ خو بخو
جسکی میں اس میں گم گیا مجکو وہ ڈھونڈھنی لگا — خانہ بخانہ در بدر کوچہ بکوچہ کو بہ کو
آنکھ کھلی جو راز میں آیا نظر تو وہ ہمیں — جلوہ بجلوہ جا بجا ذرہ بذرہ مو بمو
قطرہ ہی بحر واقعی ذرہ ہی مہر آپ ہی — قطرہ بقطرہ یم بیم نہر بہ نہر جو بجو
کعبۂ دہر میکدہ منظہر یار جا بجا — طرف بطرف سو بسو شہر بہ شہر بر بہ بر
نکہت نور احمدی جسکی یہ سب ہی تازگی — غنچہ بہ غنچہ گل بہ گل رنگ بہ رنگ بو بہ بو

پیاری صنم نقاب اٹھا ضامن علی کو منہ دکھا
تازہ بتازہ نو بہ نو غمزہ بغمزہ رو بہ رو

مائل اسکے حسن پر اپنی طبیعت ہو تو ہو — ہے کسی کو کام کیا ہمپر مصیبت ہو تو ہو

دیوان ضامن

ہو دیتا ہوں میں دل کو یہ سطر الٰہی ہے	یہ قبلہ ہے یہ کعبہ ہے یہ بیت الحرم لیلو
بہا لیجائیگا طوفان سی گریہ کا اس تن کو	نہ تھک تم گرد آنکھوں سی جھل چشم نم لیلو
بہا ہو لعل لب میں شیشہ کا قریب شکستن	متاع دین و ایمان کو میں دیتا ہوں قلم لیلو

نہ سنگ آستان چھوڑو علاء الدین احمد کا
یہ ضامن آپکا پردہ ہٹا اسکا بیدم لیلو

بیا بیا ام پری پیکر چھپا نہ مکھڑا دکھا کو مجکو	یہ جان و دل میں آپ ہی صلت لگا کی چھپیاں بلا کو
نہ ہیچ عشقش شہید گشتم نہ اب بچھڑ ان قسم خدا کی	خرابہ چشمی بیا دو ساقی نہ شرب قند بلا کی مجکو
تو سرو آزاد ناز تیری تمہاری قامت [illegible]	[illegible]
چہ شوق آمد درون جانم تو شور برپا ہو قیامت	چمکا یا تو نے جنون وحشت [illegible]
بچشم میگون تو نیم خفتہ ہم ہو اب حیا [illegible]	حیات بخشیں بلا کی [illegible]
تو باغبان ہیں جہان گلشن عجیب رنگ کی گل نباتی	[illegible]
زہے شگوفہ عجیب گلرو پری کی مانند شعلہ رو	[illegible]
کجا صبر حق کرام [illegible]	[illegible]

غریب مسکین فقیر ضامن [illegible]
[illegible]

کس طرح ڈھونڈ ڈہو سکی اسے جسکا پتا نہو	[illegible] ہر ایک جا [illegible] جسکا سنا نہو
جبتک خیال غیر سے سینہ صفا نہو	اس تنگدل میں نور جمال خدا نہو

[illegible]

ان ہوں عاشق کبک صفت تو ہی جانی الٰہی	انت الہادی انت الحق لیس الہادی الا ہو

ضامن علی تو ہو کے فنا ذکر کیا کر اللہ ہو
انت الہادی انت الحق لیس الہادی الا ہو

ردیف ہاے

میری جان و دل تجہی سے ہیں و بارک وسلم وصل علیہ	خدا خود محبت سے فرما رہے ہے و بارک وسلم وصل علیہ
کو معراج ہیں یا خدا دونی کا نشان لیے نشان ہوگا	کمالات سبہی ہیں سب میں ملے و بارک وسلم وصل علیہ
خدا احمد ہیں ایک دوئی اپنے خدا ختم منکر وہ	خدا خود دیکھے ہم محمد کیے و بارک وسلم وصل علیہ
وہ احمد بلا میم ہے خدا وہ عربی بلا عین میں علین ہے	جو کل شے ہے لاشے وہی کل ہے شے و بارک وسلم وصل علیہ
وصف احمد و عالم میں گستہ قلم ہوگئے خیرہ ہیں	وہ حشر ہے نالہ ہوں میں بانگتے و بارک وسلم وصل علیہ
احمد کو کوئی احد کہے ہو فقط میم کا ایک ہے وہ رنگ	نیم دلیں لو محبت کی ہو و بارک وسلم وصل علیہ
یا سگ احمد بچا ہوں فاک تجہی تشبیہ چاہو جانی	سعادت الٰہی یہ ہم کو ملے و بارک وسلم وصل علیہ
خبر تو مری جلد تم یا نبی مدد تم کرو میری صل علیٰ	کہ مجہہ سے ہے نازل بلا جو یہ پڑ و بارک وسلم وصل علیہ

وہ تو یہ جمال مقدس کہا کہ مشتاق جس نور کا تہا خدا
نیم ہجر ضامن کہانتک سہو و بارک وسلم وصل علیہ

یا بیان کیجیے بیقراری آہ	دم گیا اپنے آہ کے ہمراہ
عشق میں شاہ کے ہوا ہے گدا	نہ ملا مجہ فقیر سے وہ شاہ

دیوان ضامن

ردیف یا

دیوان ضامن

نور احمد ہے ہر اک شے میں نمایاں ضامن
جوں مے سرخ کہ ہو کاسۂ بلور کے ساتھ

چشم بیمار کا بیمار ہوں اللہ باللہ | زلف پیچاں کا گرفتار ہوں ا[illegible]
ساقیا جام بقا ہمکو پلا پھر خدا | سے وحدت کا طلبگار ہوں ا[illegible]
ہے عزیز وصفت عشق زلیخائی میں | اپنے یوسف کا خریدار ہوں ا[illegible]
نبض میں دیکھو طبیبو نہ شفا ہو دیگی | عشق کے مرض کا بیمار ہوں ا[illegible]
نکہت گل کی تمنا ہے نہ گلشن کی ہوا | دل پر داغ کا گلزار ہوں ا[illegible]
زلف ناگن کا تصور یہ بندھا ہے ہمکو | گویا چھاتی پہ لئے مار ہوں اللہ [illegible]
برق کی طرح تپ ہجر میں بیچین ہیں ہم | سوزش عشق سے ناچار ہوں ا[illegible]
چشم خونخوار نے تیری ہمیں مارا قاتل | رات دن آنکھوں سے خونبار ہوں ا[illegible]

مثل گل رکھتے تھے دل ہاتھ میں ضامن گھر
اتنوا آنکھوں میں ترے خار ہوں اللہ باللہ

حسن رخ دلدار ہے کچھ اور زیادہ | انداز نئے ناز نئے طور زیا[illegible]
الفت نہ محبت نہ تلطف نہ مروت | دن رات ستمگار کے ہیں جور [illegible]
ممکن ہے صفت سیم دہن ہو کمر کی | ہوتا ہے مگر صرف بیان عدد [illegible]
دہ چند ہوا حسن رخ یار کا تل سے | جوں صفر سے اعداد ہوں فی ال[illegible]
گھبرا گئے جو صحرا کو نکل جاؤ ہو ضامن | ہو جاتی ہے وحشت بھی اسی طو[illegible]

ہوچکے دنین ملک الموت لیے عشق
مکان لامکان تیرا ہے حنا کی

ک دو زخم دلبر تم نمک ادر
لگی برچھی ہے چشم سرمہ سا کی

کی چپل ہوا ہو صبا تو
دلائی بو ہے زلف مشک سا کی

نہ ہو گیا لیکر لات
یہ بازی لے گیا انسان خاکی

مریض عشق مر جائے تو چھٹ جائے
یہی تدبیر ہے ضامن شفا کی

ل سے پہلے مر یجان و جانی مانگے
جاودانی کی عوض عالم فانی مانگو

ہم زہر مرا زخم پنہانی مانگے
کشتۂ تیغ محبت کا نہ پانی مانگے

ع کا فوری سحر ہو گئی ٹھنڈی افسوس
عشق پیری مین مرا جوش جوانی مانگے

ن وہ دیوانہ و حیران ہون کیف و بیچا
میری تصویر کی مجنون بھی نشانی مانگو

ے خط نامہ سان کہنا یہ احوال سبھی
شکوۂ جور و جفا کر دو زبانی مانگو

عشق کا ہی طول مین کیونکر لکھون
ایک عالم مرے قصّہ کی کہانی مانگے

چاہ مین اسکی زلیخا کی صفت ضامن ہے
دل و جان تجھ سے جو وہ یوسف ثانی مانگے

ت لی تری جان مری یار نکالی
کیونکر تیغ ستم تو نے ستمگار نکالی

ر کوئی اور اگر یار نکالی
کیون قتل کی خاطر مرے تلوار نکالی

اہ کوئی تھنے قضا کار نکالی
جان سخت رقیبون کی وہین ہار نکالی

مے کدے مین قاضی و ملّا گرو — محتسب دستار اپنی دھر چلے
کوچۂ قاتل مین کفنی پہن ہم — سر کو لے اپنی ہتھیلی پر چلے
بر سرِ بازار مجنون نہ تیرے — کو دکون کے ہاتھ سے پتھر چلے
واہ واہ اے نشۂ بادِ ہوس — ساغرِ عصیان کو ہم تو بھر چلے
دشمنِ آدم ہے گندم دیکھ تو — آسیا اسیر سدا گھر گھر چلے

زندگی بن یار ضامن ہو چکی
ہم تو تنہا چھوڑ کر دلبر چلے

مبدل القافیہ

حسرتا دنیا مین ہم کیا کر گئے — بارِ عصیان سر پر اپنے دھر گئے
الفت جانان سے کیون ہم ڈر گئے — ناحق اعدا کی وفا مین مر گئے
عاشق جانباز اکثر مر گئے — وصل کی اس کی تمنا کر گئے
پھر نہ وہ آ کر ملا آرام جان — گھر گئے کتنون کے اسمین بھر گئے
دولت زر جمع کر جو مر گئے — سر بسر قارون کو وہ ہم کر گئے
باز وسے ملکوت دنیا پر چل گئے — لا مکان تک پر لشکر بے پر گئے
مر گئے جو مر گئے زندہ ہو گئے — اس جہان مین نام اپنا کر گئے
جی گئے جو مر گئے وہ چھٹ گئے — ہم سے غمخوار وسنے وہ بہتر گئے

دیوان ضامن

آہ و فغان و حسرت و غم دیگئی مجھے
آتے ہی عشق موج غم و درد کی گئی

کتنے ہی میرے جان نگہبان کر گئے
جان و جگر کے ملک کو ویران کر گئے

مضمون جانگداز سے ضامن تو عاشقو
مشہور ملک ہند مین دیوان کر گئے

اس آتش الفت نے یہ کیا آگ لگا دی
یان تک مجھے پھونکا کہ مری جان جلا دی

مدت سے نہیں ہوش مین آیا ہے وہ بدمست
ساقی نے یہ کیا بادۂ گلگون ہے پلادی

بیمار محبت پہ نہ کچھ رحم کیا ہا ئے
معجون سم آلودہ طبیبون نے کھلا دی

اے باد صبا یاد کرینگے تجھے کیا ہم
اس گل کی خبر تو نے کبھی ہمکو نہ لادی

اے رشک مسیحا تری رفتار پہ قربان
ٹھوکر سے مری لاش کئی بار جلا دی

اے آہ جگر سوز بلا فتنۂ شر انگیز
لے سر سے قدم تک مری ہستی کو جلادی

اے باد صبا باغ مین سب گل ہین کھلائے
پر دل کی ہماری نہ کلی تو نے کھلا دی

اس جان کو رکھا ہے فدا کرنے کو تجھ پر
آئی تھی قضا لینے کو پر ہم نے ٹلادی

جیتا ہوا جائے نہ کوئی پھر کے یہان سے
پھرتی ہے یہ سر اک کوچۂ قاتل مین منادی

آرام سے سوتے تھے پڑے ہو ملک عدم مین
اے عشق مجھے لاکے یہان دھوم مچادی

اے دشمن احباب محبت گرے اعدا
پہلی ہی ملاقات مین ملکر کے دغا دی

اس عشق نے لوٹے ہین سبھی کام ہمارے
شادی تو مرا غم ہوا اور غم ہوئی شادی

ملنے کی قسم کھائی ہے قاتل نے یکایک
اے قاصد پر قال یہ کیا تو نے سنا دی

دیوان صائن

عاشق جانباز کا تو آزمانا چھوڑ دے	آزما پر آزمائش کا بہانہ چھوڑ دے
بلبل نادان تخیران ہو چھپانا چھوڑ دے	اب نکل اس باغ سے تو آشیانہ چھوڑ دے
رات دن مرتا ہے تو کھا کھا کے غم بے فائدہ	بے وفا کی چاہ میں یہ زہر کھانا چھوڑ دے
مثل پروانہ کے جلا شمع رو کی عشق میں	شمع آسا صبح تک دل کا جلانا چھوڑ دے
اے کمان ابرو نگاہ تیر سے دل چھن گیا	کوئی دم تو تیر زن تو یہ نشانہ چھوڑ دے
خانۂ دنیا کا بالکل کارخانہ ہے خراب	تہہ خدا کی یاد کے یہ کارخانہ چھوڑ دے
تو ہر دل گم گیا ہے کون جانا نہیں اگر	تاکہ کوست جہان دانا ایک دانا چھوڑ دے
مولوی جی تم ہو ذرا ظاہر بنا باطن خراب	ان خانہ بازی کی مسلو کو بتانا چھوڑ دے
رنگ لائیگا یہ اکدن آپ کا رنگ حنا	بیگناہوں کا ستمگر خون بہانا چھوڑ دے

زہد و تقوی جبہ و مسواک تسبیح بہانہ پہ لے
صائن اپنا طرز اب تو عاشقانہ چھوڑ دے

آ کے اس دنیا میں یاد داغ حسرت لیچلے	داغ دلبر لیچلے کیا یار صحبت لیچلے
رنج و غم سوز جگر بیتاب دل لیچلے	ہم بغل میں اپنے اک شور قیامت لیچلے
سر بکف جاتے ہیں کوئی یار میں ہم تو مگر	سر کو اپنے دوش پر جیسے ہو طاقت لیچلے
عشق عاشق ہو گیا ہے حضرت انسان پر	چھین کر ملکوت سے بار امانت لیچلے
کوئے جانان میں جب آ کر ہو گئے بیمار عشق	جا کے ہم دار الشفا میں تیغ و رحمت لیچلے
رشک گلزار ارم تھا آپکے جلوہ سے گھر	کلبۂ احزان سے میرے تم تو برکت لیچلے

[illegible]

دہ سرو ناز وہ گل خندان کر جو ناز
حسن و جمال یار دو چندان رہا کرے

ضامن قمار بازی سودای عشق ہین

صابر علی سا عاشق جانا کوئی نہین ہے
تیر نظر ابرو کا اپنا ٹھکانا کوئی نہین ہے

سارے ہین ڈھونڈھا یار جانا کیجیو خیال
جیسا کہ مین ہون ایسا دیوانہ کوئی نہین ہے

حال اپنا مین کسی سناؤن تجھے جگر ہے کسی کھاؤ
اسرار پنہان کا واقف دانا کوئی نہین رہے

چھوڑ دیا ہے سب نے تو ہمکو ساتھ لیا ہے رنج و الم
دنیا مین دیکھا اپنا بیگانہ کوئی نہین رہے

آگ لگی ہے جل ہی گیا مین شمع مین بالکل ہی پروانہ
جیسا جلا مین ایسا جلانا کوئی نہین رہے

عشق خدا کا بار امانت آہین کسکو ہی خبر
ایسے گران کو سر پر اٹھانا کوئی نہین رہے

ضامن علی تو خوب سمجھ لے کرنا ہے جو کچھ ابھی کرلے
ایسے جہان مین پھر کے آنا کوئی نہین رہے

عجب ہین قدرت کا کارخانہ خدا کی باتین خدا ہی جانے
دلا کو ہر دم وہ چپ ہی شاہ ہین خدا کی باتین خدا ہی جانے

ہین سن چکا ہون بہت فسانہ خدا کی باتین خدا ہی جانے
نیا فسانہ آیا ہے کیا سنا خدا کی باتین خدا ہی جانے

کھلا نہ پردہ کا بھید یار وہی ہے کہ کس کو کیا ہو
ہزار دن سیا خدا کی باتین خدا ہی جانے

کسیکے سر پر ہے تاج شاہی کسی کی قسمت ہے گدائی
کوئی ہے صحرا مین خاک چھانے خدا کی باتین خدا ہی جانے

مثال نرگس کے چشم گلرو ہمکو جینے تجھے مین جادو
اب آنکھین ہمسے گھر چرا رہے خدا کی باتین خدا ہی جانے

بہت تجھ ہی تجھو سے واکسی سے قدر دل کے دارلے
کوئی نہ قدرت کا بھید جانے خدا کی باتین خدا ہی جانے

[illegible]

[illegible]

یہ کیا ہے قدر اس بت کی تمنا نے مجھے
جل ہوا اک شمع رو پہ ساتھ لاشہ کر گئے
نیکے سودائی گل نداموں ہی رکھتا ہوں نہیں چھیڑ
تجھ سے کیا شکوہ عیادت کو نہ آیا وہ کبھی
وعدۂ دیدار فردا پر سکے دیتا ہو نہیں
ہجر میں تیرے پریروا اپنا جینا ہو چکا

اپنے کوچہ تک بھی وہ دیتے نہیں آنے مجھے
گور تک پہونچانے جائیں کیوں نہ دیوانے مجھے
پھر لگے عاشق سمجھنے سارے دیوانے مجھے
دم دیا اے دردِ دل میرے مسیحا نے مجھے
شوق نظارہ نہ بجھا آنکھ جھپکا نے مجھے
فکرِ فرقت غم بھی اب بتا نہیں کھانے مجھے

یار پہ ضامن فدا اب ہو چکا دل جان سے
واعظ اور ناصح عبث آتے ہیں سمجھانے مجھے

یا مصطفےٰ یا مرتضیٰ ضامن علی ضامن علے
احمد محمد مصطفےٰ خاتونِ جنت سے ریا
شاہِ نجف شیرِ خدا بر میں مدد جلد ی سے آ
ہے حکمرانِ کاف نون تو شمع میں پروانہ ہوں
تو لن ترانی مت سنا میں بے نوا ہوں بے ریا
ہے تو کہاں ہر میں کہاں جب ہے ذاتِ حق عیاں
اے نورِ ذاتِ پنجتن روشن ہے تجھ سے جانِ من
نام علی نام خدا ہر شان میں جلوہ کیا
ظاہر ہوا نورِ ازل پہ شکل نشانِ جبۂ دل

مشکل کشا صلِّ علیٰ ضامن علی ضامن علے
حسنین جانِ مرتضیٰ ضامن علی ضامن علے
سلطان شاہِ لافتیٰ ضامن علی ضامن علے
الفت میں تیری دل جلا ضامن علی ضامن علے
اب روشن دیکھا ضامن علی ضامن علے
پردہ خودی کا اٹھ گیا ضامن علی ضامن علے
تجھ سے ہے عالم پر ضیا ضامن علی ضامن علے
اے گاہ بندہ گہ خدا ضامن علی ضامن علے
میں کیا کہوں اس سے سوا ضامن علی ضامن علے

دیوان ضامن

[illegible]

تم ہوئے ہو سلیم گلشن ادب میں ضامن سے خفا
ہو مبارک تمھین لے یار تمھاری ہو رہی

...ہرے نہ کسی پہ نہ ظلم فرمائیے
...ا دل نہ دکھائو نہ چھیڑو زخم جگر
...یہ حور ہو یا ہو پری مناسب ہے
...بلا کے مجھے خاک میں کسنے کیا
...ن ہون کوئی بیا بانون مین جو گلیر
...ال نہین کتنا حیا ہو دستگیر
...رضامن مسکین ہو الٰہی قبول
...یا جو حسن پہ اپنے غرور کرتا ہے

بلا کشون سے کچھ بات رنج کی لائیے
کسی کی آہ خدا جانے کسکو لیجائیے
وہ اپنے عاشق شیدا سے آکے ملجائیے
الٰہی آتش الفت مین وہ بھی جلجائیے
نکل کے گھر سے وہ جنگل میں جا کے گھبرائیے
الٰہی اپنے عزیزون سے وہ بھی شرمائیے
سکے پہ اپنے وہ ظالم بھی جب پچھتائیے
خزان بھی آئے وہ مرجھا کے اور مرجھائیے

نہ عشق تم کرو اہل صبا زلیخا مصر کا
کہان تلک تمھین ضامن غریب سمجھائیے

...مکان مین جلوہ نما اسکا نور ہے
...ہو گلی ہے مدینہ کی حق نما
...سمجھے ہین نور محمد کو ہے محیط
...سے غم کی موج مین مست غرق ہے
...تا ہے آفتاب جمال محمدی

اس نور احمدی کا یہ سایہ ظہور ہے
موسیٰ کے واسطے فقط اک کوہ طور ہے
نور بصر کے مثل ہر اک جا وہ نور ہے
لینا خبر جہان کی اسکو ضرور ہے
دیکھے نہ چشم کور تو اپنا قصور ہے

[illegible]

اٹھاکے پردہ رخ دیکھا یار ضامن کو
ہماری جان چلی آپ کی حیا ٹھہری

اپنی غرور ہی کا جو کوئی نقشہ و نما رکھے — حق اس سے ہی جدا جو وہ حق کو جدا رکھے
چمکا ہے نور شمس حقیقت کا جا بجا — ذرہ ہر ایک دعوی انا الحق کا رکھے
دارا ہے جوش سر انا الحق نے کہ گذر — راز نہان کو دل مین کہانتک چھپا رکھے
عکس جمال یار ہویدا ہے برملا — ہر آئینہ ظہور مین جلوہ نیا رکھے
ہوتا ہے جسکو راز انا الحق کا ذوق — ہر اہل فنا مین دارد وہ پہلے نیا رکھے
منزل مین عشق کے وہی ہوجائیگا خیر — نفس لعین پہ جو کہ ستم ہو عصا رکھے
پردے کے اک اشارہ یار ہی جان سے — آمد صنم ہے طاق مین خنجر اٹھا رکھے
مجکو بھی ایک جرعہ سے ساقیا پلا — آیا دو مسکدے کو تمہارے خدا رکھے

ہر دم ہے اپنا چاک گریبان نیا جنون
ضامن ہمیشہ اسکو کہانتک سلا رکھے

قاتل ہزار حلق پہ تیغ جفا رکھے — عاشق کو چاہیے کہ سر اپنا جھکا رکھے
کیونکر حریف عشق نہ گردن کٹا رکھے — تیغ جفا سے یار تو آپ شفا رکھے
اس روز مصحفی نے کیا تیغ دین دراز — واعظ سے کہدو اپنی کتابین اٹھا رکھے
ناز و ادا کے غمزے مین لطف فنا بھی ہے — دانا کو چاہیے کہ وہ فکر رسا رکھے
جسکو خیال زلف سر ہویار ہو — سو سو طرح کی سر پہ وہ اپنی بلا رکھے

عرش سے لے فرش تک ہیگا یہ سب اسکا ظہور کون ہے اسکے سوا جب کھل گیا راز دوا	عالم سفلی وہی ہے عالم بالا وہی پردہ لا مین وہی ہے معنے الا وہی

گو ہر معنی وہی ہے موج زن دریا وہی
صاحب مظہر وہی ہے ضامن و شیدا وہی

جدھر دیکھتا ہوں ادھر تو ہی تو ہے	جو تھا راز پنہان سو وہ ہو بہو ہے
ہوئے جب سے عاشق ہم اپنے عزیز و	طلب ہمکو اپنی ہے اور جستجو ہے
بجز حق نہین ہے کوئی جسم و جان مین	صدا سے آتا ہے حق کی یون گفتگو ہے
کبھی بنکے مجنون وہ بن کو سدھارا	کہین چاک داماں کرتا رفو ہے
کہین متقی ہوکے مسجد مین بیٹھا	کہین خون عاشق سے کرتا وضو ہے
کہین رند مشرب کہین ہے وہ صوفی	نہین اس سے خالی کوئی رنگ و بو ہے
ہزارون ہوئے مست پی کر کے ساغر	پیالے کی مے کا دہن جو سبو ہے
شہید ازل اسکے خنجر کا ہون مین	بہا جسکے کوچہ مین اپنا لہو ہے
نزول اسکی رحمت ہے ہمپر ہمیشہ	جو کہتا وہ خود آپ لا تقنطوا ہے
لگے آگ جلجائے مینجانہ اور سے	بجز ساقی نہین اور تو ہی ہو ہے

سودا تیرے ضامن نہ دیکھے کسی کو
یہی ہے تمنا یہی آرزو ہے

کہین ظاہر باطن تو ظاہر ہے جو کچھ ہے سو تو ہی ہے	اول آخر تو ہی خدا یا جو کچھ ہے سو تو ہی ہے

ضامن

کہیں یوسف بنا پیارا زلیخا حجلۂ زیبا — جدائی سے مجھو مارا کہیں کچھ ہے کہیں کچھ ہے

کبھی زاہد کبھی عابد کبھی وہ بادہ پیما ہے — اسے ہر رنگ میں دیکھا کہیں کچھ ہے کہیں کچھ ہے

کہیں ہے گل کہیں بلبل کہیں سرو اور کہیں قمری — ظہور اسکا یہ ہے کیا کیا کہیں کچھ ہے کہیں کچھ ہے

وہ آپ ہی سنبل و لالہ وہ آپ ہی شمع قند بالا — وہ آپ ہی نرگس شہلا کہیں کچھ ہے کہیں کچھ ہے

کبھی مظہر کبھی ضامن کہیں مشکل کشا حیدر
چھپا پردہ نشین ہے کیا کیا کہیں کچھ ہے کہیں کچھ ہے

باقی نہ میں رہوں مری آرزو رہے — یہ آرزو وہی ذات مقدس کو تو رہے

جاتا رہے نشان تعین کا سر بسر — ذات بحت محیط گر ہاں جو رہے

عاشق کو چاہیے کہ نماز قضا پڑھے — خون جگر کے آب سے کرتا وضو رہے

نافہ ہے تیری ناف میں آہوئے ختن — جس سے دماغ تیرا سدا مشک بو رہے

پیاسا نجائے کوئی تری موج سے ساقیا — جاری تمہارا یہ دور ترا یہ سبو رہے

جوش جنون نجائیگا ہرگز یہ قصہ ہے — باقی تو گو کہ تن میں ہمارے نہ لہو رہے

عاشق کو تیری دولت فضل بہار حسن — حاصل ہو تو حشر تلک جستجو رہے

قاتل تجھے قسم ہے ذبح کر تو یون مجھے — تسمہ لگا نہ باقی ذرا ایک مو رہے

منزل میں عاشقوں کو نہیں بوالہوس کو راہ — جانان کو جان دی تو تری آبرو رہے

سب نے عزیز ہمکو دیا ہے جواب صاف — مونس ہمارا ایک یہی یار دھو رہے

اے غیرت دوئی تو ذرا دل میں آ تو دیکھ — ضامن ہو سکا میں جو اگر وہ کبھو رہے

دیوان ضامن

گزشتہ از خود کو کبھی پایا نہیں کرتے
اس طرفہ کی راہ ادھر آیا نہیں کرتے

ہم شورش وحشت کو جلایا نہیں کرتے
زنجیر کو پیروں کی ہلایا نہیں کرتے

محفل میں تری آنے سے منہ موڑتے ہیں عاشق
پروانہ کو اے شمع ہٹایا نہیں کرتے

ہیں گوہر دل کوچہ دلدار میں کھویا
کھویا ہے سرو دان جسے پایا نہیں کرتے

عاشق دل و جان تجھ پہ کیا کیا نہیں کرتے
ہر یار کی نظروں میں سمایا نہیں کرتے

ہجر و ظلم تیغ جفا ایسے ستمگر
دشنام بلا وجہ سنایا نہیں کرتے

گر لاکھ کہو ایک نہ مانے وہ خفا جو
اسطرح کے روٹھے کو منایا نہیں کرتے

ہیں اور رقیب اپنا ہیں جو خنجر تہ ان
دو ایک میان بیچ سمایا نہیں کرتے

جو یار کے قدموں کے ہوئے خاک میں ضامن
در یار الم سر پہ اٹھایا نہیں کرتے

دل ہم کسی دلبر سے لگایا نہ کریں گے
فرقت کے ستم روز اٹھایا نہ کریں گے

ہم راز شب وصل ہویدا نہ کریں گے
پر چور و چھپا آپ کے اخفا نہ کریں گے

وہ تیغ بکف آتے ہیں صرفہ نہ کریں گے
سر دو پہ ہم بھی کبھی وقفا نہ کریں گے

ساقی نے وحدت کا اگر جام پلایا
ہم ہوش میں اپنے کبھی آیا نہ کریں گے

کب چھوڑتی وحشت ہے گریباں کو فوکو
ہم چاک گریباں کو سلایا نہ کریں گے

جا بیٹھیں گے ہم کھا کے چھری ہاتھ سے اپنے
وہ چہرہ زیبا جو دکھایا نہ کریں گے

مشکل ہے علاج دل بیمار طبیبو
علیلے بھی مرے مرض کو اچھا نہ کریں گے

گر کوئی پوچھے مصیبت کو مری اے دوستو
ہنسکے رو دوں چھپ چھپ میں اس [illegible] کے سامنے

قلزم گریہ کے طوفان میں یہ بہجائیگا جہان
ہے حباب آسا یہ خیمہ چشم تر کے سامنے

دل تو میں یہی چکا ہوں سر بھی حاضر ہے
تیر ترکش کے سامنے ہے تیغ سر کے سامنے

ناز سے جادو سے غمزہ سے کرے گا قتل تو
کس طرح کوئی بچے اس فتنہ گر کے سامنے

میں کہا کرتا ہوں تجھ پر وہ لگا کہنے کہ جھوٹ
[illegible] جب جانیں کہ کھا دے [illegible] کے سامنے

ساقیا تشنہ لبی ضیا من کی حد سی بڑھ گئی
ساغر مے لائیے جلدی سے بھر کے سامنے

ہم ہیں کافر عشق کے کافر ہمارا عشق ہے
راحت جان عشق ہے جنبان سی پیارا عشق ہے

عشق لایا تھا عدم سے ورنہ کیوں آتے یہاں
پھر لیئے جاتا ہے ہمکو وان دوبارہ عشق ہے

لی مع اللہ آپ بولا اور انا الحق بھی ملا
اور صدائے لن ترانی کہہ پکارا عشق ہے

عشق کے دریا میں گر کر کون نکلا ہے یہاں
جسکو کہتے ہیں وہ دریا بے کنارا عشق ہے

عشق ہی معشوق مولا عشق ہے سبکا ظہور
عرش سے لے فرش تک بالکل پیارا عشق ہے

اب شفق کی ہی طاقت لا مکانیں جا سکیں
حضرت انسان کو واتنے سدھارا عشق ہے

بار الفت میں یا یا مشک اٹھ سکتا نہیں
اے صنم سینہ پہ [illegible] سنگ خارا عشق ہے

زکریا کی طرح میں تو صبر کرکے رہ گیا
[illegible] سر پہ میرے [illegible] چلایا ہے آرا عشق ہے

حل نہیں سکتا ہے عقدہ ناخن تدبیر سے
[illegible] طرح کا [illegible] یارا عشق ہے

مقصد کو نہیں حاصل عشق سی [illegible]
[illegible] ستارا عشق ہے

شاخِ دل کو تو ہوا ہی غم فرقت سی تبر ہے
ایک دم باقی ہے اب تو کہین آشکل سے کھا

بید لرزان کی نمط ہجر کو سہتے گذری
حالت نزع مین بس ہمکو سنبھلتے گذری

منزل یار تلک ہائے نہ پہونچا ضامن
آفرین عمر کو اس راہ مین چلتے گذری

پہلو سے لیگیا وہ مری دل نکال کے
دل کو جگر کو دونون کو شامل نکال کے

کاکل کے دام مین ہی کیا مرغ دل اسیر
صیاد تو نے ڑخ سے تل نکال کے

ناحق کیا جو قتل مجھے مین دکھا دیا
باب انفعال کا وہین فاعل نکال کے

آنکھین تری وہ زرد دلاور ہین انہرن
لیجائین جان کو یہ سرمحفل نکال کے

نکلے ہی جان وصل سے پہلے ہی ہائے یار
حسرت وہ پیش کرتا ہی مشکل نکال کے

یہ ذبح کیا ہی مجکو تو جب آپ چاہیے
بسمل کی جان تن سے تو قاتل نکال کے

تیغ جفا سے اسکی خطا وار بچ گئے
چن چن کے مارتا ہے وہ غافل نکال کے

قاتل یہ یادگار ہی پیکان ڈھونڈھ مت
دیگا نہین جگر سے یہ بسمل نکال کے

عنقا صفت وہ یار ہے مت ڈھونڈھ بیٹھ رہ
ضامن خیال سر سے یہ باطل نکال کے

عارض سے کب ہی زلف معنبر لگی ہوئی
ناگن سی ہے یہ گل کے برابر لگی ہوئی

ہے عشق گل مین بلبل مضطر لگی ہوئی
سر پہ خزان سے گل کے ستمگر لگی ہوئی

سینہ جلا داغ دل و جان جل گئے
کیونکر نہ سمجھے یہ آگ ہی گھر گھر لگی ہوئی

ہو تجھ پہ فدا دل و جان صنم مجھ پر تیری قسم تیری جا ہی کی
یہی جی میں ہے سیر کرے نہ کبھی تری شہر لباس کی کہاں کہان ہر
یہی کہا ہر تیا کہ وہ شوخ ہی کر چلا تھا سیر جلا گر

تیرے ملنے کی بیکار ہوس بھی ہی مرا چین گیا مری نیند گئی
گلہ ہی یہ نقابیہ تمہر و ہجر ہی مرا چین گیا مری نیند گئی
کہا مانی لیکے تو سہر بھی مرا چین گیا مری نیند گئی

لگی آتش عشق جلا ہی دیا مجھے خاک فنا میں ملا ہی دیا
یہ نصیب میں تیری تھا جو علی مرا چین گیا مری نیند گئی

پھرے ہے ڈھونڈھتا مجنون کدھر گئی لیلی
یہی ہے ترے مجنون کے بستر لیلے
سحر سے شام تلک قیس ہے یہ کی فریاد
تجھے بھی چاہیے مجنون کی منزلت جانی
لپیٹ عالم بالا ہی تنگ ہوا
بعض میں خاک میں ملجائے یہ ترا مجنون
شال نکلے بی مجنون کے استخوان میں ہم
جو سوز عشق میں جلجائے جان مجنون کی
یہ سیاہ رنگ میں ہی رازِ صفت خالق
پری ہو حور ہو یہ محبت ہوا یہ پارہ ہے
تمام دان تو یہ ناقہ کے ساتھ دوڑا ہے
میں ایسی لیلی کا مجنون ہون سدا مجنون

کہا تبالک نہیں آئی ہو میرے گھر لیلی
کہ چند روز سے آئی نہیں نظر لیلی
کہاں گئی مری لیلی کدھر گئی لیلی
ہماری چاہ سے تیری ہوئی قدر لیلی
مدام رکھتا ہے آغوش میں قمر لیلی
اور اسکے حال سے اپنی ہو بے خبر لیلی
جفا و جور و ستم اس قدر نہ کر لیلی
مثال شمع یہ جلتا رہے جگر لیلی
کہ لگ نجائے کسی کی تجھے نظر لیلی
نہ دیکھے مجنون سوا تیرے غور کر لیلی
کھڑا ہے شام سے مجنون سحر ہوئی لیلی
پھرے ہے ڈھونڈھتی تجکو یہ دربدر لیلی

مین ہون شعلا آگ کا شاید کہ بوسے کے لئے — پہنچا ہین یار کے سیب ذقن مین آبلے

جستجوی یار مین پڑتے ہین عاشق کو ضرور — پا تو کیا مجنون کے دست کوہکن مین آبلے

واہ وا اے گرمی سودا تری جولانیان — بیٹھے بیٹھے پڑ گئے میرے وطن مین آبلے

کب بغل مین ہون چھپاؤ شیشہ محتسب — ہین دل دیوانہ آتش بگن مین آبلے

رہ گئے کانٹو مین الجھے پانو کچھا کے مرا — پھول نرگس کے کھلے ہین کیا ہی بن مین آبلے

گل کے کھانیکی ہے شہرت ہوئی جب خلق مین — کب چھپا کو سے چھپے ہین پیرہن مین آبلے

مثل پروانے کے ضامن شمع رو کے عشق مین
پھوڑ اپنے دل کے تو اسکی لگن مین آبلے

تھے زبان خار صحرا کے دہن مین آبلے — آبلے پا سے گئے لیکر کے بن مین آبلے

حلق میرا خشک ہے اور آب خنجر ہی روان — کوئی کہتا ہے نہین اپنے دہن مین آبلے

راہ غربت مین تھکا سر پر اٹھا جیب مجھے — تھے رفیق راہ یہ رنج و دہن مین آبلے

پاؤن مین مجنون کے چھالے تھے پڑے ناقہ کے ساتھ
اب وہ ضامن تو نے باندھے ہین سخن مین آبلے

تری عشق مین جو فا مری کیا ہی بیقدری ہی — وئلے تو نے پوچھا نہ حال کچھ مجھ ایسی بیخبری

ہوا خشک اپنا بیاض تن ہے بادہ گل کا چمن — مگر ایک نرگس چشم نم ترے دیکھنے کو ہری ہی

مجھے ساقیا وہ نشا پلا کہ ملے جس سے فنا بقا — تو خیال دل مین ترانہ لا کہ پیالی مے کی بھری ہی

یہ شہود گل ہے سبھی ترا تو خود آپ آیا ہے خدا — سو عجب طلسم بنا تری ذات اس سے بری ہی

سجدہ کروں گی کیونکہ تہ تیغ تب بھلا
آواز کان میں مری تا لو ابلی کی ہے

بیخود نہو میان رہ ہستی سے جا گذر
منزل یہی فنا کی ہے یہ ہی بقا کی ہے

ضامن علی ہو جسکا اُسے خوف حشر کیا
امداد ساتھ میرے تو مشکل کشا کی ہے

دل کو ہماری چاہ اُسی بیوفا کی ہے
دن رات جسکی چاہ میں خواہش قضا کی ہے

کسطرح چوم لوں میں کف پای نازنین
پاپوش کی طلب اسی رنگ حنا کی ہے

کیا آرزوے وصل بت بیوفا کی ہے
عادت جسے ہمیشہ سے جور و جفا کی ہے

ہر ہر قدم پہ اسکے ہے اعجاز عیسوی
رفتار اُس پری کی یہ ناز و ادا کی ہے

باب قبول اتو عزیز ہوئے ہیں بند
بازو شکستہ یا کہیں مرغ وفا کی ہے

خانہ خدا نے سانپ نے آکر کیا ہے گھر
دلمیں ہمارے یاد جو زلف دوتا کی ہے

مجکو ہوا ہے شوق اوڑ لیجئے اوڑھ
دل میں ہوا بھری مری اُس دل ربا کی ہے

گلشن میں سیر کو وہ گیا نو بہار حسن
لب پر ندا یہ غنچہ صل علے کی ہے

ہمکو خیال حور و پری بھی کبھی نہ تھا
اب چاہتے ہیں یہ بھی تو قدرت خدا کی ہے

ناز و ادا کے صدقے تری بول چال کے
تو گالیاں دے ہم کہیں رحمت خدا کی ہے

کچھ خوف حشر کا نہیں ضامن کو یا علے
امید ہمکو ساقی روز جزا کی ہے

دل حیران کی تسکین کو خیال یار کافی ہے
بجانے نکہت گلشن بیخ دلدار کافی ہے

بت ہوا اس بت عیار کے آگے ضامن
کچھ تو بن آئی جو کچھ بات بنائی ہوتی

ہمین مت مار ای قاتل ہم آپ ہی مر جائینگے / بن آئی جبکہ مر جائینگے تمہارا نام کر جائینگے
صنم کے عشق مین یارو نفع بھی ضرر بھی ہے / بگڑ جائینگے اگر کتنے تو کتنے ہی سنور جائینگے
صراحی جام و مینا کو کرونگا توڑ کر ٹکڑے / دلا محفل سے اٹھکر کے جو وہ رشک قمر جائینگے
یہان محفل مین ہنر ہین جو لیتے مین اپنا دل / ہمین جانے دو ای صاحب ہم اپنے خاص گھر جائینگے
نہین جینے کا یہ کشتہ تری تیغ تغافل کا / جو آب زندگی لیکر وہان خواجہ خضر جائینگے
بنائی ہاتھ رنگین ہین لہو مین بیگناہونکے / بہانہ کرکے مہندی کا وہ گر مکر جائینگے

یہ کوئی عشق سے ضامن یہ رشک باغ جنت ہی
ترے کوچہ سے اے صابر کہان جائینگے کدھر جائینگے

مین کیا ہون کون ہون کہو کیا میرا نام ہے / حیرت نے آلیا مجھے صبح و شام ہے
حیرت ہی یا عدم ہے یا محو ہی نشہ مین / راہ فقر مین کیا ہی وہ عالی مقام ہے
ذات صفات گم ہوگئے پیچ کیسے کیا رہا / ہو ہو ہوے لامکان ہے الف ہے نہ لام ہے
لایا ہے جوش عشق کا اہل فنا کو یان / ایسی خراب بستی مین کیا اپنا کام ہے
ہر دم شراب شوق ہم یار پیجیے / تنہا یہان تو ایک بھی جرعہ حرام ہے
مرنے سے جو کہ پہلے ملا ذات پاک مین / باقی رہے نہ کیون کہ وہ پانی مدام ہے
صابر شراب عشق سے مجکو نہ بھولنا / ضامن علی ہمیشہ تمہارا غلام ہے

پلایا زہر فرقت او مسیحا
مریض عشق کی اچھی دوا کی

جفا کی اس نے جب ہمنے وفا کی
ارے ظالم مین لائق تھا سزا کی

مریض عشق کو دے زہر فرقت
یہی دارو ہے اُس دار الشفا کی

ہمارے عشق نے کین ہڈیان نوش
ضیافت کرچکے ہمتو ہما کی

یہی باران رحمت ہے خدا کی
ہمین آنکھین جو گریہ کی خطا کی

رنگے میرے لہو مین حیلہ گر ہاتھ
یہ سرخی ہے کہان رنگ حنا کی

نجا سوز دل شمع کا یارو
وہ ساری رات محفل مین جلا کی

رخ آئینہ پر نور خوبان
تجلی ہے یہ دیدار خدا کی

سوا تیرے نہین ہی کوئی ایسا
ہمارے درد و غم کا ہو دوا کی

سُرود عشق سے دل مین ہمارے
ہمیشہ غم کی سارنگی بجا کی

اذیت اور مصیبت مین ہمیشہ
دل ضامن نے بس انکو دعا کی

تمھاری زلف مشکین کو جو ہم مشک ختا سمجھے
خطا سمجھے تو یہ سمجھے تری کاکل کو کیا سمجھے

وہ جدول لاجوردی ہی رخ مصحف کے صفحہ پر
اسے فیتا حمائل کا رخ مصحف کی جا سمجھے

رخ روشن کو ہم اسکے دلون کا آئینہ سمجھے
منور نور اقدس ہے تجلی خدا سمجھے

لب جان بخش جانان کے لب شک مسیحا ہین
صدائے قم باذنی کو فقط حکم خدا سمجھے

ہم اسکی چشم ابرو کو کہو یارو کہ کیا سمجھے
اسے ہم چشمہ کوثر اُسے تیغ جفا سمجھے

کہان وہ پیار محبت کہان وہ لطف و کرم	ہوئے ہو ہمسے خفا اب کہو کہ کیا سمجھے
ہم اسلیے تری ملنے کو سر بکف ہین چلے	صنم کے کوچہ کو ہم دشت کربلا سمجھے
عدو کو دوست رفیقونکو دشمن جانی	سمجھ یہ آپکی قربان یہ آپ کیا سمجھے
مین اسکو دوست سمجھتا ہون وہ مجھے دشمن	ہم اسکو سمجھے ہین کیا اور ہمین وہ کیا سمجھے
خدا عشق عزیز و ہر تاج شاہانا	ہم اسکو ظل خدا سایہ ہما سمجھے
سوا خدا کے نہین ہر بقا کسیکے تئین	وہی ہے باقی جو حق کے تئین بقا سمجھے

نیاز اہل وفا کا ہون قدر دان کا غلام
پری نہ سمجھے تو **ضامن** اسے بلا سمجھے

اس گل نے لی جو ہاتھ مین عناب کی لکڑی	بس ہو گئی وہ قیمت نایاب کی لکڑی
لی دست حنائی مین جو عناب کی لکڑی	پھولونکی بنا لالۂ خوشاب کی لکڑی
روتا ہون فغان نالہ و فریاد ہون کرتا	جسطرح کہ روتی ہے دولاب کی لکڑی
ہین الف سینہ پہ یار کی الفت مین بنائے	اک سانپ کے مانند سیہ تاب کی لکڑی
جب تلوہ نازک مین رگ گل مین چبھو دی	خار کف پائیون ہو کمخواب کی لکڑی
اسطرح مری ہڈیان ای عشق جلا دے	جون آگ مین جل جاتی ہے عناب کی لکڑی

ہر عقدۂ مشکل پہ گرہ اور بنی ہے
شاخ دل **ضامن** ہے ہر اک داب کی لکڑی

وہ پردہ پوش آ ملے ہمسے خدا کرے	جور و جفا سے باز رہے اور وفا کرے

مین گریہ کارہون غم فرقت مین جستا
اور ستل گل رقیب بغل مین ہنسا کرے

پروانہ کی صفت شب وصل مین بھی جلین
ہم شمع رو کی بزم مین شب بھر جلا کرے

آزاد کیجیے یا مجھے قتل کیجیے
دشنام آپکی کہو کبتک سنا کرے

آب بقا ملے نہ لب لعل یار کا
خون جگر نہ کیونکہ ہمیشہ پیا کرے

رنگ حنا ہو خون مرا ہاے یار کا
لاشہ کو میرے پانوسے اپنے ملا کرے

اے رشک ماہ رات کو محفل مین بن ٹہے
مانند شمع رات سحر تک جلا کرے

دست جنون نے چاک گریبان کردیا
کبتک دریدہ دامن وحشت سیا کرے

مرنے دو زہر کہا کے مرے دوستو اُسے
ضامن فراق یار مین کبتک جیا کرے

آج دیکھے تری پہلو مین ہین اغیار کئی
مرگئے ہین اسی حسرت مین دل افگار کئی

عشق مین تیرے صنم او بت کافر خندان
ڈالے گردن مین یہان بیٹھے ہین زنار کئی

چارہ بازی نہوئی تجھسے مسیحا کچھ بھی
تیری فرقت مین ہوئے عشق کے بیمار کئی

وعدہ وصل تمھارے نہین ہو تے سچے
ہان غلط ہو گئے ہین آپکے اقرار کئی

دیجیے کس کے یہ دل تنہا ضامن
دل تو ہے ایک مگر ہین یہ طلبگار کئی

دام کاکل کو اگر وہ مد ظل لیجا ئینگے
دانہ خل کیلیے ہم مرغ دل لیجائینگے

گور کو کہتی ہے خلقت خانہ تنہا اگر
ہم رفیق غم کو اپنے متصل لیجائینگے

ہمارا ناخدا دل ہے تن کشتی مین اے ضامن
کہ جیسے عشق کے دریا مین پھینکا اپنا لنگر ہے

شاشنے لب کے ترے لعل ہین پتھر کے — رو برو دانتون کے ہین دُر عدن پتھر کے
رحم آتا ہی نہین گریہ و زاری پہ مری — دل بنا بیٹھے ہین بت عہد شکن پتھر کے
اے گل اندام گل تر کا بنا لے زیور — سبزہ کانون مین صنم تو نہ پہن پتھر کے
خاکسارون کو ترا کوچہ فردوس برین — گر کے آ بیٹھے مقام اپنے رہین پتھر کے
دیکھو فرہاد نے کس شوق سے چیر اٹھایا — اُسنے کیا کیا نہ سہے رنج و محن پتھر کے
ہے پسندیدہ دل اہل سخن کو یہ ردیف — نظم ہمنے یہ کئے چند سخن پتھر کے
لب عشاق سے کب بات نکلتی ہے کوئی — ہوتے ہین دیکھ کے ان بت کو دہن پتھر کے
مار ڈالوگے نہ جائینگے ترے کوچہ سے — ہم وہ دل سنگ ہین رکھتے ہین بدن پتھر کے
کیا سبب ہے جو نہین آتی صدائے نالہ — آج کیا بن گئے مرغان چمن پتھر کے
سنگباران کرو سنگسار کرو تم لیکن — ہم کبھی وہ سنگ ہین رکھتے ہین بدن پتھر کے
حور و غلمان وہی انکو کہو بت نکھو — بت تو لہ کرتے ہین اے حضرت من پتھر کے
ترے ضامن کو ترے کوچہ بازار مین سے — گو کہ مارے ہین ہر شور و فگن پتھر کے
بس بہا بہا امر انگہبان تو نوح کشتی — ہین عجلت تسان بجانا ہے پار ساجانان
اب چلو اس کنتھریا غم جہان سیل ملکا تا — سات سمندر پار بسی جی اسی دیس ہی جانا

چلوتا میرا اصابر پیارا جی	لوتا میرا اظہر پیارا جی

ارنی بگوید آنکس کہ بگفت لن ترانی
تو بدین جمال و خوبی بر طور اگر خرامی

دیوان فنا

پنج ششم دریای فنا کنون گہور آب بقا	غواص لیے بگرفت گہر یا لیس لہ الاہ یا
وہ چہوڑ گئے دنیا کو مری دریا فناہیں مست سبہی	ہیں تیری مدد یا صابر علی ہوتا کہاں قطب علی
دریا فنا میں ہوکے فنا ڈبگی جو لگی یک سیپ ملا	موتی سبہی ملا مول کہر اسفنگار ہتا مجہ پرنہ کا

اجی میرے جاگے ہیں بہاگ
سمنسان کے میں شگن مناتی جی

این ہفت طبق در ذات یکی در موج گرداو صاف جلا	ارباب فنا اصحاب بقا اظہار کنند اسرار احد
اسی یار لیسی اک شاہ مرا میں آج دولا دوریکہ	ملینگی ہودی جب دلیں ہو ں بکہیچن کی
ڈہونڈہت ڈہونڈہت ہو بہی عشق	جب لگی وہ یار ملا سب من کا شاہ کہ بہران
سنبہل گئی پہلی بیت جب رخ چہپن لگا	تن ایک بہیا من ایک بہیا کیا فرق ہا کوئی

اجی میرے جاگے ہیں بہاگ
سیاں کے میں شگن مناتی جی

مسدس در جناب سرور علیہ التحیات و الصلوٰۃ

بلغ العلےٰ محمد کشف الدجےٰ تماہرا	حسنت جمیع عالم بظہور تو مینائی
محجب کمال ذاتی ہر حسن یا گرانی	گئے طور پر جو موسیٰ بزبان خوش کلامی
تو بدین جمال و خوبی بطور اگر خرامی	ارنی بگوید آنکس کہ بگفت لن ترانی
ہوا عفو جرم آدم بطفیل جان احمد	ہوا فیضیاب تم سے وہ رسول جد امجد

صفت ایک احمدی کو لکھیں صفت کیا ہے امکان
وے شوق لے عاشق کہیں کہ تیری قربان

تو بدین جمال و خوبی بر طور اگر خرامی
ارنی بگوید آنکس کہ بگفت لن ترانی

قد سرو ناز دلجو رخ رشک حور خوشرو
لب تر ہیں آب حیوان وہ دو چشم عین جادو
وہ جبین غیرت حور مہ تو فدای ابرو
ہے زلف سنبل تر شب قدر ہے وہ گیسو

تو بدین جمال و خوبی بر طور اگر خرامی
ارنی بگوید آنکس کہ بگفت لن ترانی

شب روز تو ہے گردان ہے یاد کس کی گردون
غم ہجر سے تمہارے یہ ہوئے ہیں سیاہ رو مجنون
رخ شمس رد جو ہے شفق فلک ہے پر خون
دل ماہ مشتری میں ہی جلوہ گر ہے مضمون

تو بدین جمال و خوبی بر طور اگر خرامے
ارنی بگوید آنکس کہ بگفت لن ترانی

کہوں حال زار کس سے کون ہے خدارا
رخ جلوہ گر کا طالب پھرے دربدر ہے مارا
جو یہ کہئے راز مخفی تو یہ ہوئے آشکارا
دل دردمند میرا الصمد آرزو پکارا

تو بدین جمال و خوبی بر طور اگر خرامی
ارنی بگوید آنکس کہ بگفت لن ترانی

نہیں چین دل کو میرے مجھے نہ صبر و آرام
شرف قدم سے کیجیے مجھے سرفراز خوش کلام
کہ بغیر دیکھنے کے رخ پاک اے گل اندام
کہ رہے زبان پہ جاری یہ کلام صبح تا شام

عشق دکھائے کیا کیا رنگ
وہ دیکھو لاگی ہے آگ
جل گیا جیورا جل گیا انگ
جبلی بجھی پی کے گل لاگ

عشق پلائے وہ مے ناب
کوہ دیکھو لاگی ہے آگ
رنگین ہوئین بجلی بیتاب
جبلی بجھی پی کے گل لاگ

آگ لگی ہے ضامن غمناک
وہ دیکھو لاگی ہے آگ
جل جل ہو گئی ساری خاک
جبلی بجھی پی کے گل لاگ

نتائج ہندی

ڈگر بتا دیجو رے مین بھولی میان رے
ڈھونڈت ڈھونڈت لو بھی کسو بلا لاو
رات دنا روتی پھرون کسی پکارون جا
ڈگر بتا دیجو ری مین بھولی میان رے
حال برا ہے یار سجن ملے ہو چین
رب ار نی کہہ رہا کوکت ہون دن رین

ڈگر بتا دیجو رے مین بھولی میان رے

چلتے چلتے تھک گئی عمر گئی ہے بیت
ٹانڈا میرا لد گیا دکھ گئی وہ ریت

ڈگر بتا دیجو رے مین بھولی میان رے

مجنون ہو کر پھر رہا جنگل بیچ خراب
آگ لگی ہے عشق کی جل جل ہوا کباب

ڈگر بتا دیجو رے مین بھولی میان رے

پیریت جنگل ڈھونڈھ چکی ہو گئی اب تو شام
شیام ہمارا روس گیو کہن مین جاؤن رام

[illegible]

گردنے اب میرا بنائے ضامن پیارے آپکو دیکھ
آپ گا جب آپکو پایا اپنا صاحب آپ ہی ہو

مجھ برہن کی پاتی رہو کوئی جائے سناؤ
جو جانو پیا چھانڈ چلے ہین
جوگن بن سکھی بن بن ڈھونڈھو
کوکت ہون مین بن بن اکیلی
سونی نگر مین بیٹھی اکیلی
سو کھم سا کھم تن بھیو ہی لکڑیا
برہا اگن سے ایسی جلائی
بیاہی گئی جہان ساس سُسرا

یہ پتیان نہین بھاتی رہی کوئی جای سناؤ
گرا پی لگاتی رہے کوئی جای سناؤ
انگ بھبوت رمائے رہی کوئی جای سناؤ
ناکوئی سنگ نہ ساتھی پی کوئی جای سناؤ
نا دیوانہ باقی رہی کوئی جای سناؤ
سُلگت ہون نہ اتی پی کو رہی کوئی جا سناؤ
دیپک ہون مین کانی رہی کوئی جا سناؤ
ناکوئی سنگ بہاتی رہی کوئی جا سناؤ

لال آدھین کے یہ برہا کہا سے
ضامن علی کو بتاتی رہی کوئی جای سناؤ

دوہرہ اشلوک

آنے والا جات ہی جو بن چھین جہان
چھپی یون جات ہی جون دریا کی موج
آدم بھولا کیون پھیر دھوکا ہی سارا
دنیا تو مردار ہی ضامن اسی تو بھول

دنیا ہے دن چار کی کال جگت کو کہات
عمر چمک جون بجلی ہاتھ نہ آوی کھوج
دھوکے مین جو آپھنسا کبھی آخر مرسی
دنیا سے خار اض ہین حضرت پاک رسول

[illegible]

دیوان ضامن

بدخواہ رقیبو تو زبانی ہی جھگڑ لو — دعویٰ ہے اگر اور تو ہلکوں سے بھی لڑلو

دیکھیے گا جہان آپ کا الکہم مین تماشا — ہر بات مین کہتو ہو کہ ضامن کو پکڑ لو

کچھ آج نظر آتے ہین وہ ہمکو اکڑتے — ہر وضع پہ بگڑے ہوئی ہر ایک سے جھگڑتے

ہم طرح شرافت کی طرح دیکھیے انکو — ضامن سو خدا جانے وہ کسطور سو لڑتے

ہین وہ ابلیس لعین آپ خدا کی ماری — حاسد محروم تھا ساں ہین جفا کی مارے

جو کہ خود بین ہین شہ بد بین ہین بلا کی ماری — ضامن ایسوں سے نہ مل ہین وہ دنیا کی مارے

شنا ستی عروج مین ہے شراب گل کا خمار دیکھو — مہکتے ہین یہ طفل غنچہ چمن چل کر بہار دیکھو

عجیب رنگت کی ہین نو رنگ عبیر گلال غنچہ رنگ — کہ خاک عاشق لہو کی رنگت ہمارا اڑتا غبار دیکھو

دھوپ پچکاریان ہین ہاں ری بھرا ہے آنکھوں مین خون جاری — دل ناتوان کو ہے بیقراری تم ایک گینہ اسکے مار دیکھو

تمام سامان پہاگ کی ہین ہوئی محبت کے لاگ ہے ہین — سو یا ہے سن ن یہ آگ کے ہین یہ گہری جلتیا ر دیکھو

کہین صراحی کہی رہے قلقل حریف مل مل کے پیتے ہین مل — چمن مین بلبل کا ہو ہی غل ہو چکے سب گذار دیکھو

ملی ہین پچکاری خاک ہمنی جلاکے تن مین تھا اغم مین — جو اشک جاری ہین چشم ترسے تو آنسوؤں کی بہار دیکھو

وہ چہرہ کا تھا جو مرتبہ لالہ جیسے سکھیو نے رنگ ڈالا — تمہارا ضامن ہے دیکھا بھالا تم ایک ایسکے مار دیکھو

یادر کھکھول دل کی آنکھ کو تو ذکر کر لا الہ الا ہو — یہان فکر سے چین دل کو ترسے ہو ذکر کر لا الہ الا ہو

بس ہمیشہ یہین جینا کھول آنکھ دیکھ اے بینا — آخر ش تہ مرگ ہے بینا ذکر کر لا الہ الا ہو

چار دن کی حیات کر اوپر اے مریان ترغر در نکر — ہر گھڑی موت سر پہ ہے خنجر ذکر کر لا الہ الا ہو

گو یہ ایک قید خانۂ گل توڑ دیگی بدن تو انم دل — ہر طرح کا عذاب ہوتا نل ذکر کر لا الہ الا ہو

یار وہ ہو کہ سدا دکھ میں ہو ہر غم میں شریک
ہمنے بر عکس تمھیں کیا ہی پیارے یارو

سر کو ٹکرا کے در یار پہ جی دونگا ابھی
چھوڑ تنہا وہ ہمیں گھر کو سدھارے یارو

ہست میں لاتی ہیں کیا ہند کے دینا ہیں
پھر سب جاتی ہیں کیوں ہاتھ ہیا یارو

ہست کو نیست کو تقوی کو جانی ہے تو
ایسے بگڑے کو بھلا کون گاڑے یارو

اسے طبیبو کوئی تجویز دوا ایسی کرو
نشہ بادۂ الفت کو اتارے یارو

مر گیا ہیں غم فرقت میں کسی کافر کے
چارہ سازی نہ چلی کچھ بھی بچارے یارو

خضر بھی چھوڑ گیا تیرہ جنگل میں مجھے
ہم بھی ضامن سو چلے چھوڑ کے پیارے یارو

ہمکو جانا تمکو جانا پردہ اندر تمھیں تو ہو
ظاہر باطن تمھیں تو اور اول آخر تمھیں تو ہو

فتوی دیکر کفر کا تمنے قتل کیا ہی عاشق کو
لفظ انا الحق بول کے بیجو دار کو اوپر تمھیں تو ہو

احد سے احمد بنایا نبیکے امت کا سالار ہوا
صل علی محبوب بنایا شافع محشر تمھیں تو ہو

نحن اقرب کہکر صاحب وہ دمیں تم چھپ چھپے
اتنو ہم پہچان گئے ہیں جانی دلبر تمھیں تو ہو

عاشق شیدا جلوہ کا اپنے کلیم موسی کلیما
رب ارنی کہہ کہ حالان طور کو اوپر تمھیں تو ہو

اول عاشق آپ ہی ہو تو بنی یزدان خدا
آخر آخر کیا کیا رنگ دکھا کر ساقی کوثر تمھیں تو ہو

جب سے عاشق ہم ہیں ہوا ہے ضامن مسکین حضرت عشق
میرے قبلہ میرے کعبہ میرے منظر تمھیں تو ہو

نماز پڑھوں تجھے میں دیکھوں عشق کہی تو یار کو دیکھ
شرع کہی چل حج کو عشق صاحب کی دربار کو دیکھ

[illegible]

مر گیا مرنے سے پہلے جو کوئی — اُس کی عمرِ جاودانی اور ہے
شمع پہ پروانہ جلنا چاہیے — دمبدم یاں جانفشانی اور ہے
عشق کے معشوق مین یہ ناز نین — چشمیتون کی یہ نشانی اور ہے
کوہکن نے جان شیرین مفت دی — جانفشانی اور ہے اور کامرانی اور ہے
یاد آیا وصل کا دن شام ہجر — یہ بلائے ناگہانی اور ہے
زاہد و کعبہ کا بانی ہو خلیل — کعبہ دل کا تو بانی اور ہے
منع کیون کرتے ہو اسکے عشق سے — کیا عزیز و اسکا ثانی اور ہے
خود وہ آیا اور ٹھہری وصل کی — مہربان یہ قدر دانی اور ہے
نامہ بر خط دیکے کہنا حال زار — حال کچھ کہنا زبانی اور ہے

ان بتون کے عشق مین مت جان دے
ضامن اپنا یار جانی اور ہے

دلمین وہ سوز ہو جو کہون تو زبان جلے — دل بھی جلے جگر بھی جلے جسم و جان جلے
اے عشق شعلہ زن وہ جلایا نہان مجھے — فانوس تن مین شمع صفت استخوان جلے
یہ عشق وہ بلا ہے کہ کچھ چھوڑتا نہین — جو اس مین آ جلے تو سر خانمان جلے
دوزخ اگر جلا تو جلا لذتین اٹھا — بے جرم نار عشق مین تم ای جان جلے
کھینچون اگر مین آہ شرربار آتشین — خیمہ سیاہ وہ ہین تر آسمان جلے
رخسار آتشین گل خندان یہ عاشقو — افسوس اس بہار مین بلبل کی جان جلے

بیمار تری آنکھوں کا ہوں فتنۂ عالم
وہ چشم سیہ نرگس بیمار دکھادے

بیہوش ہوے بیہوش تری دیکھ تجلی
ہمکو بھی وہی جلوۂ دیدار دکھادے

عالم ترے جلوہ کا ہے مشتاق پریرو
تو کھول کے کھڑکی سر بازار دکھادے

پامال کیا حسن و شن ناز نے تیری
اے شور فگن ہمکو وہ رفتار دکھادے

کوچہ مین ترے جاکر کوئی پھر کے نہ آیا
تو ہمکو وہی قہقہہ دیوار دکھادے

تو دیکھ مری طرف ذرا حور شمائل
اے رشک آئنہ رخسار دکھادے

اے غنچہ دہن رشک چمن باغ ارم یار
او سرو رواں رونق گلزار دکھادے

اس طرح تڑپ قبض ہوان طائر بسمل
صیاد کو تو مرغ گرفتار دکھادے

مین دیکھ رہا ہون تری قدرت کا تماشا
پیدا ز نہان صاحب اسرار دکھادے

ضامن پہ کرم کر یہ بہت دور سے آیا
مشتاق ہے دیدار کا دیدار دکھادے

عشق نے خواب سے جگا کے مجھے
مار ڈالا انھیے دکھا کے مجھے

جلوۂ حسن رخ دکھا کے مجھے
چھپ گئے بے خبر بنا کے مجھے

کون سی تھی پری وہ رشک قمر
لے گئی رات کو اڑا کے مجھے

عشق کی آگ نے جلا کے مجھے
گم کیا خاک مین ملا کے مجھے

پھر یہ صحرا کو لے چلی وحشت
قید زنجیر سے چھڑا کے مجھے

کر چکا قتل اب تو آمل یار
صادق العشق آزما کے مجھے

دل کسی کے مل کس سے اور ہم ملنے لگے — گر ملے تو کیا ملے بیکار بے حاصل ملے
کھینچکر شمشیر وہ آئے ہماری قتل کو — ہم بھی سر کو لے ہتھیلی پر سر محفل ملے
چھوٹ جائی اضطراب رقص ناموزون وہ — مرغ بسمل کے گلے سے تیغ گر قاتل ملے

عطیہ

کہہ نہین سکتا ہون مین اسرار دلکو برملا
واقف اسرار ضامن گر کوئی کامل ملے

ہم کون آتا ہے کسکی نازمین رفتار ہے — اور رحمہ آتم با ذنی یار کی گفتار ہے
زاہد دنیا کو کوئی جرعہ شراب عشق کا — محتسب کے میکدہ مین چھین لی دستار ہے
کشتگان عشق کو مژدہ سنا دیتا ہے وہ — آج آتا ہے مسیحا جان کا مختار ہے
چشم وحدت بین سے دیکھو جسکا ہے یہ کل ظہور — مظہر نور خدا ہے احمد مختار ہے
دست وحشت نے نہ چھوڑا ایک رستہ — تار جان عاشق کا تیرے عنکبوتی تار ہے
رات کو اختر شماری دنکو بیتابی دل — اور شب مہتاب آنکھون مین تری دیتار ہے
ہے یہین جا شکایت گر نہ وہ آکر ملے — پردہ حسن ازل کا بھی وہی دستار ہے

خود غلط فہمی کبھی ضامن آپ کو جانا کئے ہم
آپکو گم کرکے جانا آپ وہ کرتار ہے

منتل پتلی کے تو ہم ہین کہ ہمین اختیار ہے — ہاتھ اسکے تار ہے وہ آپ ہی مختار ہے
عیب پوشی کر رہا ہے ہم گنہگار ونکی وہ — کیونکہ وہ رحمٰن ہے غفار ہے ستار ہے
عطر وحدت سے مشام جان معطر کر عجیب — ذات تیری پاک ہے اور تو بڑا غفار ہے

۸۹۱۴۶۳۱۶ ضُ ۱۱ ر

(ضُ ۱۰)

۳۲۲۲۳

Date	No.	Date	No.